بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خَیۡرُ الصَّلٰوۃ

آدابِ ذکر و دعا و صلوٰۃ (درود شریف)

مستند صلوٰۃ وسلام

خادم الوحیین شیخ التفسیر والحدیث

حضرت علامہ مفتی سیّد محمد حسین شاہ نیلوی (نور اللہ مرقدہ)

علامہ نیلوی

Maktaba Tul Ishaat.com

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیامیں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاؤن لوڈ کریں

نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاََ تفاسیر ، فتاویٰ جات، شروح،سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خَیۡرُ الصَّلَاۃ

اٰداب ذکر و دعا و صلوٰۃ (درود شریف)

مستند صلوٰۃ و سلام

مؤلف

خادم الوحیین شیخ التفسیر و الحدیث

حضرت علامہ مفتی سیّد محمد حسین شاہ نیلوی نور اللہ مرقدہ

علامہ نیلوی

www.dawat-ul-haq.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جملہ حقوق بحق ناشر ''علامہ نیلوی اسلامک بک سنٹر'' محفوظ ہیں

کوئی شخص یا ادارہ اس کی غیر قانونی اشاعت میں ملوث پایا گیا تو بغیر پیشگی اطلاع کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ناشر

نام کتاب : خیر الصلاۃ آدابِ ذکر و دعا و صلوٰۃ (درود شریف)

مصنف / مؤلف : علامۃ المحققین شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی سید محمد حسین شاہ نیلویؒ

مطبع : علامہ نیلوی اسلامک بک سنٹر

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس مقصد کیلئے ادارہ میں مستقل عالم موجود ہیں۔ پھر بھی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔ (جزاک اللہ)

مزید معلومات کیلئے ادارہ کی ویب سائٹ www.dawat-ul-haq.com ملاحظہ فرمائیں

Maktaba Tul Ishaat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَ شَفِیْعِنَا وَ سَنَدِنَا وَ ھَادِیْنَا وَ مُرْشِدِنَا وَ اِمَامِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ ذُرِیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

جملہ اہل اسلام کے نزدیک یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی یاد، اور اسی سے اپنی ضروریات کا مانگنا نہ صرف یہ ہے کہ یہ اس کی محبت تقرب اور تعظیم ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی عبادت بلکہ عبادت کا نچوڑ ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف میں ذکر اور دعا کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے اور صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ نظیر آج تک اُمت مرحومہ کے علماء حقانی شیوخِ ربانی اور جملہ اہل اسلام ہمہ تن ذکر الٰہی میں مصروف چلے آئے ہیں اور اب بھی بفضلہٖ تعالیٰ اس کے ذکر اور دعا کو دینی اور دنیوی کامیابیوں کا راز سمجھا جاتا ہے۔ کوئی مسلمان اس میں ذرّہ بھر تامّل کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے اور ہر مسلمان اس کو نجات اخرویہّ کا ذریعہ سمجھتا ہے اور نصوص قطعیہّ کے پیش نظر ایسا سمجھنا فرض ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

آیت يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿انفال ۸:۴۵﴾

ترجمہ اے ایمان والو! جب تم (میدان جنگ میں) فوج سے لڑو تو ثابت قدم رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یعنی تمہاری فلاح و کامیابی کا سب سے بڑا راز ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد میں ہے اور جس کثرت سے تم اس کو یاد کرو گے تم پر رحمت کے دروازے کھلتے جائیں گے۔ اور قرآن کریم میں بے شمار مقامات میں ذکر اللہ کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے اور ذکر کرنے والوں کو بشارت اور مژدہ سنایا گیا ہے اور عقلمندوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ

آیت اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

﴿آل عمران ۳:۱۹۰ص ۱۹۱﴾

ترجمہ یعنی بے شک آسمانوں، اور زمین کے پیدا کرنے میں اور

Maktaba Tul Ishaat.com

رات دن کے لوٹ پھیر میں اہل خرد کیلئے (خدا کے وجود اور عظمت وشان کی) بہترین نشانیاں ہیں جو اُٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (غرض ہر حالت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان میں اور جو عجائبات ان میں ہیں اور ان کی) پیدائش میں غور وخوض اور فکر کرتے ہیں۔

یعنی کسی حالت میں وہ یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوتے اور ان کا سب سے لذیذ مشغلہ ہی یادِ الٰہی ہوتا ہے اور ان کی زبان ہر وقت اس کے ذکر اور یاد میں سرگرم عمل رہتی ہے

نیز احادیث میں ذکر اللہ کی ایسی تاکید اور اتنی فضیلت آئی ہے کہ اس کے بیان کیلئے دفتر درکار ہیں جن محدّثین کرام نے ذکر کی فضیلت میں مستقل کتب لکھی ہیں وہ ایک طرف، صحاح ستہ میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ بھی اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کے لئے بھی وقت چاہئے مثلاً مشکوۃ شریف ص ۱۹۶ میں بحوالہ مسلم و بخاری ارشاد نبوی مذکور ہے

حدیث مثل الذی یذ کر ربّہ‘ والذی لایذ کرہ‘مثل الحیّ والمیّتِ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ یعنی جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ مثل زندہ آدمی کے ہے اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مثل مردہ کے ہے

اور مشکوۃ ص ۱۹۸ میں بحوالہ مسند احمد و ترمذی ایک حدیث ہے کہ نبی پاک ﷺ سے سوال ہوا

حدیث اَیُّ العِبَادِ اَفضَلُ وَاَرفَعُ دَرَجَةً یَومَ القِیَامَةِ

ترجمہ قیامت کے روز بندوں میں کس کی فضیلت زیادہ اور کس کا درجہ بلند ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

حدیث اَلذَّاکِرُونَ اللّٰہَ کَثِیراً وَالذَّاکِرَاتِ

ترجمہ جو مرد اور عورتیں اللہ کو زیادہ یاد کرتے ہیں نیز مشکوۃ ص ۱۹۸ میں ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اَیُّ الاَعمَالِ اَفضَل کہ افضل عمل کونسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اَن تُفَارِقَ الدُّنیَا وَلِسَانُكَ رَطبٌ مِن ذِکرِ اللّٰہِ کہ تو اس حالت میں دنیا سے جدا ہو کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو

غرضیکہ ذکر اور یادِ الٰہی کی فضیلت میں کثرت سے احادیث وارد ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ذکر بالجہر

قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اور جمہور اُمّت کے متفقہ فیصلہ سے یہ ثابت ہے کہ ذکر آہستہ آہستہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

آیت وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿اعراف ۷:۲۰۵﴾

ترجمہ اور ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا اور ایسی آواز سے جو پکار کر بولنے سے کم ہو صبح کے وقت اور شام کے وقت اور نہ ہو غافلوں میں سے۔

اس آیت کریمہ سے روزِ روشن کی طرح معلوم ہوا کہ ذکر دل میں کرنا چاہئے اور جہر کے ساتھ ذکر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا مگر اس صورت میں جو خود شرع شریف سے ثابت ہو نیز حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بلند ذکر سے منع فرمایا چنانچہ بخاری ص ۶۰۵ و مسلم ص ۳۴۶ میں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حدیث يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ

ترجمہ اے لوگو! اپنی جان پر نرمی کرو تم اس ذات کو تو نہیں پکار رہے جو بہری یا غائب ہو بلکہ تم تو سمیع وبصیر کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے

یہ حدیث بھی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ذکر بالجہر کو حضور پاک ﷺ نے بھی پسند نہیں فرمایا۔

نووی رحمہ اللہ نے اس کی شرح میں فرمایا:

فَفِيْهِ النَّدْبُ إِلٰى خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِذَا لَمْ تَدْعُ إِلٰى رَفْعِهِ

ترجمہ یعنی جب تک ذکر بالجہر کا کوئی داعیہ پیش نہ آئے تو آہستہ ذکر ہی بہتر ہے

ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنہایۃ ص ۱۰/۲۷۰ میں کہا

البدایہ وَقَالَ ابْنُ بَطَّالٍ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ عَلٰى عَدَمِ اسْتِحْبَابِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ یعنی ابن بطال رحمۃ اللہ نے کہا کہ چاروں مذہب والے (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ، امام شافعی رحمۃ اللہ، امام مالک رحمۃ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ) اس بات پر متفق ہیں کہ جہر سے ذکر کرنا مستحب نہیں ہے اسی طرح بخاری ص ۱/۱۱۶ کے حاشیہ ۵۷ میں ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے فتح الباری ص ۲/۲۵۹ میں کہا

فتح الباری والمختارُ اَنَّ اِلاِمامَ و المَاموم یُخفِیَانِ الذ کر الااذا احْتِیجَ الیٰ التَّعلِیمَ

ترجمہ یعنی مختار اور پسندیدہ امر یہی ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ ذکر کریں البتہ جب تعلیم کی ضرورت پیش آئے تو جہر کرے

اسی طرح نووی نے شرح مسلم ص ۱/۲۱۷ میں لکھا ہے۔

شرح مسلم وَنَقَلَ ابْنُ بَطَّالٍ واٰخرُونَ اَنَّ اَصْحٰب الْمَذَاهِبِ الْمَتبُوْعَةِ وَغَيْرَهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى عَدْمِ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَالتَّكْبِيْرِ حَا شَا ابْنِ خَزْمٍ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ یعنی ابن بطال اور دوسرے علماء نے نقل کیا ہے کہ جن اماموں کی اکثر لوگ اتباع کرتے ہیں (یعنی ائمہ اربعہ) اور اسی طرح دوسرے امام سب اس بات پر متفق ہیں کہ بلند آواز سے ذکر کرنا اور تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے البتہ متاخرین میں سے ابن حزم اس کے خلاف ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے تفسیر مظہری ص ۱۳ ۸۰۴ میں فرمایا

تفیسر مظہری

ثُمَّ اَجْمَعَ العلماءُ عَلٰی اَنَّ الذِّکْرَ سِرًّا ھُوَ الْاَفْضَلُ وَالْجَھْرُ بِالذِّکْرِ بِدْعَۃٌ اِلَّا فِیْ مَوَاضِعَ مَخْصُوْصَۃٍ مَسَّتِ الحَاجَۃُ فِیْھَا اِلَی الْجَھْرِ بِہٖ کَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ وَتَکْبِیْرَاتِ التَّشْرِیْقِ وَتَکْبِیْرَاتِ الْاِنْتِقَالَاتِ فِی الصَّلٰوتِ لِلْاِمَامِ وَالتَّسْبِیْحِ لِلْمُقْتَدِیْ اِذَا نَابَ نَائِبَۃٌ وَالتَّلْبِیَۃِ فِی الْحَجِّ وَ نَحْوِ ذٰلِکَ

ترجمہ یعنی تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آہستہ ذکر کرنا ہی

Maktaba Tul Ishaat.com

بہتر ہے اور بلند آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے مگر ان مقامات پر جہاں جہر کی شرعی ضروریات پیش آئیں مثلاً اذان اقامت ایام تشریق (۹ ذِی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذِی الحجہ کی عصر تک) کی تکبیریں اور امام کے لئے نماز میں رکوع سجود وغیرہ کی طرف انتقال کی تکبیریں یا امام بھول جائے تو مقتدی کو سبحان اللہ کہنا یا حج کے موقع پر احرام والے کو باآواز بلند لبیک کہنا۔

اور ان امور مذکورہ کی طرح اور کئی چیزیں (مثلاً وتروں کی نماز پڑھنے کے بعد تیسری دفعہ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ بآواز بلند پڑھنا وغیرہ)۔

حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کبیری ص ۵۶۶ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کے بارے بیان کردہ ضابطہ ذکر کیا

وَلِاَبِی حَنِیفَۃَ رحمۃ اللہ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ بِدْعَۃٌ مُخَالِفٌ لِلْاَمْرِ فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ اِلَّا مَا خُصَّ بِالْاِجْمَاعِ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مخالف ہے کہ تم اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ طور پر (آہستہ آہستہ) پکارو بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں یعنی باآواز بلند دعا مانگنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں البتہ وہ ذکر کہ جس کا باآواز بلند پڑھنا اجماع سے ثابت ہو۔

● ہدایہ ص ۱/۱۵۵ میں برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل فرغانی مرغینانی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بتایا الجھر بالتکبیر بدعة (سوائے مستثنیات کے) باآواز بلند تکبیر کہنا بدعت ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ میں کہا الجھر بالتکبیر خلاف السنة یعنی باآواز بلند تکبیر کہنا (سوائے مستثنیات کے) خلاف سنت ہے اور ص ۱/۲۷ وص ۱/۶۷ میں کہا یکرہ لمخالفة السنة مخالفت سنت کی وجہ سے کراہت لازم آتی ہے اور ص ۱/۳۳۸ میں کہا بدعة وھی ضد السنة یعنی بدعت وسنت ایک دوسری کی ضد ہیں۔

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر ص ۱/۴۲۴ میں کہا قال ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

Maktaba Tul Ishaat.com

فتح القدیر رَفْعُ الصَّوْتِ بالذکرِ بِدْعة یخالف الامر من قوله تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّكَ فِی نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ فیقتصر فیه علی مورد الشرع

ترجمہ یعنی امام ابو حنیفہ ؒ نے فرمایا ہے کہ با آواز بلند ذکر کرنا بدعت ہے اور فرمانِ الٰہی واذکر ربك فی نفسك الآیة کے خلاف ہے اس لئے صرف اسی جگہ ذکر جہری کریں گے جہاں شرع کا حکم بلند آواز کرنے کا وارد ہوا اور بس

● فتاویٰ قاضی خان ص ۹۱/۱ میں ہے یُکرہ رفع الصوت بالذکر اور ص ۸۸/۱ میں کہا وبه اخذ اصحابنا انّ الجهر بالتکبیر بدعة۔

● مولوی عبدالحئی ؒ لکھنوی نے سباحة الفکر ص ۱۵ میں نصاب الاحتساب کے حوالہ سے لکھا اذا کبّر واعلیٰ اِثر الصلوٰة جهراً یکره وانه بدعة یعنی سوی النحر وایا م التشریق یعنی نماز کے بعد ایام تشریق اور بروز عید قربانی (ورِدِ عرفہ) کے با آواز بلند تکبیر کہنا مکروہ اور بدعت ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

● توضیح تلویح کے حاشیہ میں فزی نے ص ۱/۱۶۱ میں لکھا الاصل فی الاذکار الاخفاء یعنی اصل حکم ہی ہے کہ تمام اذکار خفیہ اور آہستہ کئے جائیں۔

بحرالرائق ص ۱/۳۰۳ میں ہے الاصل فی الذکر الاخفاء

● فتاوٰی برہنہ ۲ ص ۲۹۴ میں ہے قال ابوحنیفة رفع الصوت بالذکر بدعة اور بدائع صنائع ص ۱/۲۰۴ میں ہے والجهر بالاذکار بدعة۔

● مرقاۃ ص ۲/۳۵۷ میں ہے وَيُسَنُّ الْإِسْرَارُ فِي سائر الاذکار ایضا الافی التلبية والقراءة للامام وتکبیر لیلتی العید الخ یعنی شرعی مستثنیات کے سوا باقی تمام اذکار دل میں ذکر کرنا مسنون ہے۔

● امام ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی رحمہ اللہ نے اصول السرخسی ص ۱/۴۶ میں لکھا الجهر بالتکبیر وهوفی الصلوٰة غیر مشروع للعبد فی غیر ایام التکبیر بل هو منهی عنه لکونه بدعة

Maktaba Tul Ishaat.com

● امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے مکتوبات ص ۳۳۴ میں کہا ذکر بہ جہر بدعت است اور ص ۱/۷۱ اور ص ۲/۷۱ میں کہا اکابر ایں طریقہ علیہ از ذکر جہر اجتناب فرمودہ اند یعنی نقشبند خاندان کے اکابر ذکر جہر سے بچتے تھے اور ص ۱/۲۴۶ میں کہا منع از ذکر جہری کنند کہ بدعت ست یعنی اکابر ذکر جہر سے اس لئے منع کرتے تھے کہ ذکر جہر بدعت ہے

● فتح القدیر ص ۱/۴۳۰ میں ہے والاصل فی الاذکار الاخفاء والجھر بہ بدعة یعنی اذکار میں اصل حکم یہ ہے کہ خفیہ ہوں اور باآواز بلند ذکر اذکار بدعت ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دعا

جس طرح ذکر اللہ عبادت ہے اسی طرح دعا کرنا، اللہ تعالیٰ سے مانگنا (عاجزی، انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر) بھی عبادت ہے بلکہ تمام عبادات میں سے افضل عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ

ترجمہ اور (اے لوگو) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ صرف مجھے ہی پکارا کرو میں پہنچوں گا تمہاری پکار کو اور قبول کروں گا تمہاری دعا اور پکار کو واقعی جو لوگ میری عبادت (یعنی پکار) سے سرتابی کرتے ہیں وہ لوگ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ ﴿حم المؤمن ۴۰:٦۰﴾

اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے اور سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں تو وہ جہنم کے سزاوار ہیں۔ اس سے بڑھ کر دعا اور پکار کی اور کیا تاکید ہوگی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

● ——— مشکوٰۃ ص ۱۹۴ میں بحوالہ ترمذی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حدیث الدعاءُ مُخُّ العبادةِ

ترجمہ یعنی اصل عبادت تو ہے اللہ تعالیٰ سے مانگنا اور اس کے بعد حدیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے فرمایا

حدیث لیس شَیْءٌ اَکْرَمَ علَی اللّٰہِ مِن الدعاء

ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں ہے۔

اور مشکوٰۃ ص ۱۹۵ میں بحوالہ ترمذی ص ۲/۱۷۳ اہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا

حدیث مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ

ترجمہ جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے

● ——— اور مستدرک حاکم ص ۱/۴۹۱ میں ہے من لایدعو اللہ یَغْضَبَ علیہ جو اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتا، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے کیونکہ وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں آسمان اور زمین کے سب خزانے۔ تو جو شخص اس قادر مطلق کے

Maktaba Tul Ishaat.com

خزانے اور اس کا ورد چھوڑ کر کہیں اور ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ وہ قادر کو چھوڑ کر عاجز کے پیچھے بھاگتا ہے۔

ALLAMA NILWE ISLAMIC BOOK CENTRE

دُعاء سِرّی و جہری

- نووی نے شرح مسلم ص ۱/۳۱۱، ص ۲۱۷ و ص ۱/۲۱۸ میں کہا یُسِرُّ بالدعاء بلاخلاف یعنی دعاء خفیہ مانگے اس میں کسی کا کچھ اختلاف نہیں ہے۔
- سراجیہ ص ۷۲ و موضوعاتِ کبیر ص ۱۵ میں ملا علی قاری نے کہا رفع الصوت بالدعاء بدعة
- حلبی کبیری ص ۳۰۲ میں کہا

انہٗ (الاخفاء) الاصل فی الدعاء بلند آواز سے دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ اصل حکم دعا میں خفیہ اور آہستہ مانگنا ہے

- فتاوی برہنہ ص ۳۲۱ میں ہے. جہر بہ دعا بدعت است
- بخاری میں ہے قال عطاء امین دعاء (امام ابوحنیفہ کے استاذ) عطاء (ابن ابی رباح) نے فرمایا "آمین" دعاء ہے پھر ھدایہ ص ۸۷ میں ہے لانہ' دعاءٌ فیکون مبناہ علی اِلاخفاء دعاء ہونے کی وجہ سے اس کا مبنیٰ بھی خفیہ اور آہستہ کہنے پر ہوگا اور ص ۱۲۵ میں کہا المختار فی القنوت الاخفاء لانہٗ دعاء قنوت کا خفیہ پڑھنا ہی مختار ہے کیونکہ یہ بھی دعاء ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

● مولوی عبدالحی صاحب نے سباحۃ الفکر ص ۹ میں فرمایا التعوُّذُ دعاء یُستحب اِخفَاءُہٗ وفاقاً اعوذ باللہ بھی دعاء ہے اس کا خفیہ پڑھنا مستحب ہے اس میں سب متفق ہیں

● فتاوی برہنہ ص ۳۲۱ میں ہے در مجلس وعظ دعائے بلند بجمع بدعت است مجلس وعظ میں اجتماع میں بلند آواز سے دعاء مانگنا بدعت ہے۔

● ابن کثیر و معالم التنزیل ص ۴۹۰/۸ و ص ۶۲۶/۸ میں قال ابن جریج یکرہ رفع الصوت بالدعاء ابن جریج نے کہا ہے بآوازِ بلند دعا مانگنا مکروہ ہے۔

● مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۸۸/۲ میں ہے عن مجاھد انہ سمع رجلاً یرفع صوتہ' بالدعاء فرماہ بالحصٰی حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو سنا کہ بلند آواز سے دعاء مانگ رہا تھا تو کنکریوں سے اسے مارا۔

ابن عمر سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے جو یہ فرمایا

حدیث: یا یھا الناس انکم لاتدعون اَصَمَّ ولاغائبا

تو یہ بآواز بلند دعا مانگنے کی بابت ہے۔

● —— حضرت انسؓ اور حضرت حسنؓ سے روایت کی کہ وہ دونوں اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کسی ساتھ کے ہم نشین کی دعا کا کوئی حرف سنائی دے۔ نیز حضرت حسنؓ کا قول پیش کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ صحابہ کرامؓ دعا مانگنے میں بڑی محنت کرتے تھے مگر سوائے کھس کھس کے کوئی لفظ سنائی نہیں دیتا تھا۔

● —— مصنف عبدالرزاق ص ۳/۴۵۳ میں حضرت حسن سے بواسطہ معمر عن قتادہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

حدیث اَدْرَکْتُ اَصْحٰبَ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ یحبون خفض الصوت عند الجنائز وعند قراءۃ القرأن وعند القتال وبہ ناخذ

ترجمہ یعنی میں نے دیکھا کہ رسول خدا ﷺ کے اصحاب پست آواز کو پسند کرتے تھے جنازہ کے پاس اور قرآن پڑھتے وقت اور جنگ کے موقعہ پر اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

● —— مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲/۴۸۸ میں ہے کہ عبداللہ بن نسیب

Maktaba Tul Ishaat.com

نے فرمایا کہ میں نے سعید بن مسیّبؒ کے پاس مغرب کی نماز پڑھی اخیر رکعت میں بیٹھا اور اونچی آواز سے میں نے دعا مانگی تو سعید بن مسیّب نے مجھے ڈانٹا جب میں وہاں سے جانے لگا تو میں نے پوچھا میری کونسی بات آپ نے مکروہ سمجھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تو نے کیا سمجھ رکھا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے قریب نہیں؟ (پھر اونچی آواز سے دعا مانگتا ہے)

● اسی صفحہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نمازی نماز میں اپنے رب سے باتیں کرتا ہے تو اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ کس ہستی سے باتیں کر رہا ہے اس لئے بلند آواز نہ کرے۔

● مصنف عبدالرزاق ص ۲/۴۴۱ میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ کے معنے بتائے کہ بلند آواز سے دعا نہ مانگا کرو اور یہی معنے حضرت ابراہیم نخعی، عطاء ابن ابی رباح، مجاہد، ابن عیاض اور ابن عباس سے مروی ہیں کہ بآواز بلند دعا نہ مانگی جائے۔

● ہدایہ ص ۱/۱۵۳ میں ہے الاصل فی الثناء الاخفاء یعنی حمد الٰہی میں اصل حکم خفیہ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

درود شریف بھی دعا ہے!

● ——— ردالمختار ص ۱/۳۸۱ میں ہے اعلم انها دعاء یعنی جان تو کہ درود شریف دعا ہے (اور دعا کا حکم ابھی پڑھ چکے ہو کہ خفیہ مانگنے کا حکم ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ درود شریف بھی پست آواز سے پڑھنا چاہئے
التعلیق العجیب ص ۱۳ میں ہے الصلوٰۃ من المؤمنین هوالدعا مؤمنین کا صلوٰۃ مومنین کا دعاء مانگنا ہے ﴿نبی پاک ﷺ کے حق میں﴾

● ——— مصباح المنیر ص ۲۲۳ میں ہے لغۃ میں صلوٰۃ کے چار معنے ہیں دعاء، تعظیم، رحمت، برکت

● ——— میر زاہد حاشیہ ملا جلال ص ۲ کے حاشیہ ۲ میں ہے الصلوٰۃ هی الدعاء وطلب الرحمة واذااضيف الى الله تعالىٰ جرّد عن معنے الطلب و اريد الرحمة مجازاً یعنی صلوٰۃ کے معنے تو دعاء کرنے اور رحمت مانگنے کے ہیں۔ مگر جب اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو صرف رحمۃ کے معنے مجازاً مراد ہوتے ہیں۔

● ——— غیاث اللغات ص ۹ میں بحوالہ برہان، جہانگیری و سراج اللغات آفرین کے معنے تحسین وحمد کے کئے ہیں اور مبارکیں دینا یہی

Maktaba Tul Ishaat.com

معنے بخاری ص ۱۲/۷۰۷ میں حضرت ابن عباس سے منقول ہیں عن ابن عباس یُصَلّون یُبرِّ کوُنُ (مبارکیں دیتے ہیں)

● شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ نے سورہ بقرہ : میں صلوات کے معنے شاباشیں کیا ہے۔

● ابوالعالیہ (مفسر قرآن تابعی) نے کہا صلوٰۃ اللہ کے معنی ثناء اللہ اور صلوٰۃ الملائکہ کے معنے دعا ہے۔ ﴿بخاری ص ۱۲/۷۰۷﴾

● علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے مطول ص ۱۰ میں الصلوٰۃ علیٰ سیّدنا محمد... کے تحت شرح کرتے ہوئے فرمایا دُعَاءٌ للشارع المقنّن للقوانین الکلیّۃ التی ھی علم الشرائع یعنی صلوٰۃ علیٰ النبی ﷺ (نبی پاک ﷺ پر درود دراصل شارع علیہ السلام کے حق میں دعاء ہے جس نے علم شرائع والے قوانین کُلیہّ بتائے ہیں۔

● ہدایہ ص ۱/۲۰۱ میں ہے الالیق بالعبادۃ الاخفاء ہر عبادت خفیہ کرنا ہی لائق ترین ہے تو اس سے ذکر کی خصوصیت نہ رہی اسی لئے نبی پاک ﷺ نے اس صدقہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے جو خفیہ دیا جائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے ساتھ بڑا پیار ہے جو داہنے ہاتھ سے اس طرح چھپا کر دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ ﴿مشکوٰۃ ص ۱۶۹﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی طرح روزہ کی بڑی فضیلت ہے۔ کیونکہ یہ ایک مخفی عبادت ہے۔ جب تک روزہ دار خود نہ بتائے کہ میں روزہ سے ہوں کوئی نہیں جان سکتا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الصوم لی وانا اجزی بہٖ ﴿مشکوٰۃ ص ۱۷۳﴾ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا سپرد نہ کرونگا طرف کسی غیر کی ﴿کمافی شروح المشکوٰۃ﴾ اسی طرح نماز تہجد کی بڑی فضیلت بتائی کہ ایسے وقت میں رات کو نماز پڑھتا ہے جب کہ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو اس کے لئے جنت میں شیش محل ہوں گے۔ ﴿مشکوٰۃ ص ۱۰۹﴾

نیز اس میں خدا تعالیٰ کا قرب بہت حاصل ہوتا ہے ﴿مشکوٰۃ﴾

اور خدا اس پر بہت راضی ہوتا ہے ﴿مشکوٰۃ﴾

اور یہ نماز گناہوں سے باز رکھنے میں بہت بڑا معین ہے ﴿مشکوٰۃ﴾

● —— تفسیر رازی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دعوۃ فی السر تعدل سبعین دعوۃ فی العلانیۃ ایک خفیہ دعا کا درجہ ستّر جہری دعا سے برابری کرتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مساجد میں بلند آواز

● —— مشکوٰۃ ص ۴۷۰ میں ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی حضرت رسول خدا نے یہ فرمائی ہے وظہرت الاصوات فی المساجد یعنی مسجدوں میں آوازیں بلند اور ظاہر ہوں گی۔ اس کی شرح میں ملا علی قاریؒ نے مرقاہ ص ۱۰/۱۷ میں لکھا وھذا مما کثرفی ھٰذاالزمان وقد نص بعض علمائنا بان رفع الصوت فی المسجد ولوبالذکر حرامٌ یعنی یہ ہمارے زمانے میں بہت ہے حالانکہ ہمارے بعض علماء نے تو صاف صاف کھلے لفظوں میں تصریح فرمادی ہے کہ مسجد میں آواز بلند کرنا اگرچہ ذکر کے ساتھ ہی ہو، حرام ہے۔ ﴿مظاہر حق ص ۱/۳۲۳ میں بھی اسی طرح ہے۔﴾

● —— مشکوٰۃ ص ۳۲ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے صحابہ کرامؓ کی زندگی کا نقشہ (صحیح تصویر) بیان ہے کہ آپ لوگؓ حضور اکرم ﷺ کے اصحاب تھے اس تمام امت میں سے بہترین تھے ان کے دل تمام امت سے زیادہ نیک تھے، اور ان کا علم بہت عمیق گہرا اور کامل تھا اور ان میں تکلف بہت کم تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی صحبت کیلئے

Maktaba Tul Ishaat.com

تمام امت میں سے انہیں کو منتخب فرمایا اور اپنے دین کو قائم کرنے کیلئے بھی انہیں کو پسند فرمایا۔ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری نے فرمایا مرقاہ ص ۲۶۰/۱ میں اما انهم لا يرقصون ولا يصيحون ولا يطيحون ولا يطرقون ولا يجتمعون للغناء والمزامير ولا يتحلقون للاذكار والصلوٰت برفع الصوت في المساجد ولا في بيوتهم یعنی وہ (صحابہ کرامؓ) رقص نہ کرتے تھے حال نہ لاتے تھے اور نہ وہ رہا کرتے تھے اور نہ رو کر گر پڑتے تھے اور نہ ہی حال لانے میں سر جھکاتے تھے اور نہ ہی راگ اور مزامیر کیلئے جمع ہوتے تھے (جیسا کہ ہمارے وقت کے لوگوں کا حال ہے۔ مظاہر حق ص ۸۵) اور نہ ذکرِ جہر کے واسطے مسجدوں میں اور اپنے گھروں میں حلقے بنا بنا کر بیٹھتے تھے (یعنی مسجدوں اور گھروں میں باآواز ذکر کرنے اور درود شریف پڑھنے کے لئے کوئی حلقہ قائم نہ کرتے تھے۔

● ——— ردالمحتار ص میں ہے عن فتاوى القاضى انه حرام لما صح عن ابن مسعودؓ انه اخرج جماعة من المسجد يهللون ويصلون على النبي ﷺ جهرًا وقال لهم ما اراكم الا مبتدعين یعنی قاضی صاحب کے فتاویٰ میں ہے کہ ذکر بالجہر حرام ہے کیونکہ صحیح سند

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ثابت ہے کہ انہوں نے ایک جماعت کو مسجد سے اس لئے نکال دیا تھا کہ وہ بلند آواز سے لا الہ الااللہ پڑھ رہے تھے اور نبی پاک ﷺ پر درود بلند آواز سے پڑھ رہے تھے اور فرمایا میں تو تمہیں بدعتی ہی سمجھتا ہوں (اب صحابیِ رسول کا حال دیکھو اور معمول زمانہ کا حال دیکھو۔ پھر فیصلہ خود فرمالیں۔ ہم کچھ نہیں کہتے۔

● مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۹/۲ میں رفع الصوت فی المساجد کا عنوان قائم کرکے فرمایا سمع عمر بن الخطاب رجلاً رافعاً صوته فی المسجد فقال اتدری اَیْنَ اَنْتَ ؟ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک آدمی کو مسجد میں بلند آواز کرتے ہوئے سنا تو آپ نے (ڈانٹتے ہوئے اُسے کہا) او تجھے علم بھی ہے کہ تو کس جگہ ہے؟ (یعنی خدا کے گھر میں اونچی آواز؟ شرم نہیں آتی ؟)

● تاریخ کبیر للامام البخاری قسم اول جلد دوم ص ۲۵۶ میں ہے لا ترفع صوتك فی الدعاء یعنی دعاء کرنے میں اپنی آواز بلند نہ کر۔

● بخاری ص ۹۳۶ میں ہے ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها انزلت فی الدعاء کہ یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی

Maktaba Tul Ishaat.com

آدابِ دُعاء

احادیث معتبرہ میں دعاء کے لئے آداب کی تعلیم دی گئی ہے جنہیں ملحوظ رکھ کر دعاء کرنا بلاشبہ کلید کامیابی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی وقت ان تمام یا بعض آداب کو جمع نہ کر سکے تو یہ نہیں چاہیئے کہ دعاء ہی چھوڑ دے۔ بلکہ دعاء ہر حال میں مفید ہی مفید ہے اور ہر حال میں حق تعالیٰ سے قبول کی امید ہے۔ یہ آداب مختلف احایث میں وارد ہوئے ہیں۔

ادب کھانے پینے پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا

(مسلم و ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

ادب اخلاص کے ساتھ دعا کرنا یعنی دل سے سمجھنا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کر سکتا۔

(المستدرک للحاکم)

ادب دعاء سے پہلے کوئی نیک کام کرنا اور بوقت دعاء اس کا اس طرح ذکر کرنا کہ یا اللہ! میں نے آپ کی رضاء کیلئے فلاں عمل کیا ہے آپ اس کی برکت سے میرا فلاں کام کر دیجئے۔

(مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

Maktaba Tul Ishaat.com

ادب ✤ پاک وصاف ہوکر دعا کرنا

﴿سنن اربعہ۔ابن حبان مستدرکِ حاکم﴾

ادب ✤ وضوکرنا ﴿صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ﴾

ادب ✤ دعاء کے وقت قبلہ رخ ہونا

﴿صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم﴾

ادب ✤ دوزانو ہوکر بیٹھنا ﴿ابوعوانہ عب سعد بن ابلع وقاصؓ﴾

ادب ✤ دعاء کے اول وآخر میں حق تعالیٰ کی حمدوثنا کرنا

﴿صحاح ستہ عب انسؓ﴾

ادب ✤ اسی طرح اول وآخر میں نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنا۔

﴿ابوداوٗد۔ترمذی۔نسائی۔ابن حبان۔مستدرک حاکم﴾

ادب ✤ دعاء کے لئے دونوں ہاتھ پھیلانا

﴿ترمذی۔مستدرک حاکم﴾

ادب ✤ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا

﴿ابوداوٗد۔مسنداحمد۔حاکم﴾

ادب ✤ ادب وتواضع کے ساتھ بیٹھنا

﴿مسلم۔ابوداوٗد۔ترمذی۔نسائی﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

ادب اپنی محتاجی اور عاجزی کو ذکر کرنا ﴿ترمذی﴾

ادب دعاء کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا ﴿مسلم﴾

ادب اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ اور صفاتِ عالیہ ذکر کر کے دعاء کرنا ﴿ابن حبان﴾

ادب دعاء کے وقت انبیاء علیہم السلام اور دوسرے مقبول وصالح بندوں کی محبت کا واسطہ دے کر دعاء کرنا یعنی یہ کہنا کہ یا اللہ ان بزرگ اور تیری پیاری ہستیوں کے ساتھ میری والہانہ عقیدت اور محبت ہے اور یہ بھی ایک عمل صالح ہے آپ اس عمل برکت سے میرا کام کردیں ﴿بخاری﴾

ادب الفاظ میں قافیہ بندی کے تکلف سے بچنا ﴿بخاری﴾

ادب دعاء اگر نظم میں ہو تو گانے کی صورت سے بچنا ﴿بخاری﴾ جس قدر ممکن ہو حضورِ قلب کی کوشش کرے اور قبول دعاء کی امید قوی رکھے ﴿مستدرک حاکم﴾

ادب دعاء میں آواز پست کرنا ﴿صحاح ستہ عن ابی موسیٰ﴾

ادب ان دعاؤں کے ساتھ دعاء کرنا جو آنحضرت ﷺ سے منقول

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے دین ودنیا کی کوئی حاجت نہیں چھوڑی جس کی دعاء میں تعلیم نہ فرمائی ہو۔

﴿ابوداؤد۔نسائی عن ابی بکرۃ الثقفی﴾

ادب ◆ ایسی دعاء کرنا جو اکثر حاجات دینی ودنیوی کو حاوی وشامل ہو۔ ﴿ابوداؤد﴾

ادب ◆ دعاء میں اول اپنے لئے دعاء کرنا پھر اپنے والدین اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو شریک کرنا۔ ﴿مسلم﴾

ادب ◆ رغبت وشوق کے ساتھ دعاء کرے

﴿ابوعوانہ عن ابی ہریرہؓ﴾

ادب ◆ عزم کے ساتھ دعاء کرے (یعنی یوں نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو میرا کام پورا کردے ﴿صحاح ستہ﴾

ادب ◆ دعاء میں تکرار کرنا یعنی بار بار (دُہرا دُہرا کر) دعاء کرنا ﴿بخاری۔مسلم﴾ اور کم سے کم مرتبہ تکرار (دہرانے) کا تین مرتبہ ہے

﴿ابوداؤد)ابن السنی﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

فوائد: ایک دفعہ دعاء مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرنا پھر دوبارہ دعاء مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرنا پھر تیسری بار اسی طرح کرنا خیر القرون میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

ادب دعاء میں الحاح اور اصرار کرے ﴿نسائی۔حاکم۔ابو عوانہ﴾

ادب کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرنا ﴿مسلم۔ترمذی﴾

ادب ایسی چیز کی دعا نہ کرے جو طے ہو چکی ہے (مثلاً عورت یہ دعاء نہ کرے کہ میں مرد ہو جاؤں یا طویل آدمی یہ دعاء نہ کرے کہ پست قد ہو جاؤں ﴿انسائی﴾

ادب کسی محال چیز کی دعاء نہ کرے ﴿بخاری﴾

ادب اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لئے مخصوص کرنے کی دعاء نہ کرے۔ ﴿بخاری،ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ﴾

ادب اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعاء نہ کرے بلکہ سب شرکائے جماعت کو دعا میں شریک کرے۔

﴿ابوداؤد۔ترمذی۔ابن ماجہ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

ادب اپنی سب حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ مخلوق پر بھروسہ نہ کرے۔ ﴿ترمذی۔ ابن حبان﴾

ادب دعاء کرنے والا بھی آخر میں آمین کہے اور سننے والا بھی۔

﴿بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی﴾

ادب دعاء کے بعد دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے

﴿ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن حبان۔ ابن ماجہ۔ حاکم﴾

ادب مقبولیت دعاء میں جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعاء کی تھی اب تک قبول کیوں نہیں ہوئی۔

﴿بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

درود شریف

جس طرح ذکر اور دعاء عبادت ہیں اسی طرح درود شریف بھی ایک عمدہ ترین عبادت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

آیت: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا (احزاب ۳۳:۵۶)

ترجمہ: یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ پر اپنی مخصوص رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ ﷺ کے حق میں خصوصی رحمت کی دعا مانگتے ہیں پس اے مؤمنو! تم بھی اپنے محسن نبی کے حق میں (جن کا حق تمہارے ذمہ ہے) نزول رحمت خداوندی کی دعا کرو اور ان پر سلام بھی بھیجا کرو۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کی ثنا اور عزت و احترام واکرام کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی ان کا احسان مانو اور بے اختیار تمہارے منہ سے ان کے حق میں دعا نکلنی چاہیے۔

حدیثوں میں بھی درود شریف کی جو شان اور درجہ بیان ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ حدِ شمار سے باہر ہے۔ مثلاً مشکوٰۃ ص ۸۶ میں بحوالہ مسلم ص ۱۷۵/۱

حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حدیث مَن صَلّٰی عَلَیَّ واحدۃً صلّے اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً

ترجمہ یعنی جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ دس رحمتیں اس پر نازل کرتا ہے۔

نیز مستدرک حاکم ص ۵۵۰ میں فرمانِ نبوی ہے

حدیث مَن صَلّے عَلَیَّ صَلوٰۃً صَلّی اللّٰہِ عَلَیْہِ عَشرَصَلوٰتٍ وَ حَطَّ عَنْہُ عَشرَ خَطِیئٰاتٍ

ترجمہ یعنی جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور دس گناہ اس کے معاف کرتا ہے

مشکوٰۃ ص ۱۹۸ و مستدرک حاکم ص ۵۵۰/۱ میں ہے

حدیث مَا جَلَسَ قَوْمٌ یَذْکُرُونَ اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوا عَلیٰ نَبِیِّھِمْ صلے اللّٰہ علیہ وسلم اِلاّ کان ذٰلک المجلس علیھم تِرَۃً

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ یعنی جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہوا اور نہ ہی اس مجلس والوں نے اپنے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھا ہو تو وہ مجلس ان لوگوں کے لئے گھاٹے کا باعث بنتی ہے۔

الغرض درود شریف کی قرآن وسنت میں بہت بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ذکر اللہ اور درود شریف کے پاک الفاظ سے ہر وقت اپنی زبانوں کو تر رکھتے ہیں اور تَقَرُّبِ خداوندی کے زینوں پر دم بدم چڑھتے جاتے ہیں۔

درود شریف کا حکم

درود شریف چھ قسم ہے

فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ مکروہ۔ حرام

نمبر۱ فرض درود

درود شریف ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھنا فرض ہے قرآنی آیت اس کی دلیل ہے

(طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص۱۶۲)

نمبر۲ واجب درود

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جب حضور ﷺ کا مبارک نام ذکر کیا جائے تو درود شریف پڑھنا واجب (علی الکفایہ) ہے کیونکہ آپ ﷺ کی تعظیم مقصود ہے جو حاصل ہوجاتی ہے اسی طرح ذکر کیا ہے (طحطاوی ص۱۶۲)اور امام ابوالحسن کرخی فرماتے ہیں کہ ایک ہی دفعہ واجب ہے درمختار ص۳۸۲/۱ میں ہے حلبی وغیرہ کی تصحیح کی

Maktaba Tul Ishaat.com

پیروی کرتے ہوئے باقلانی نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول معتمد علیہ ہے اور بحرالرائق میں بھی اسی کو ترجیح دی ہے ردالمحتار ص ۳۸۳ میں ہے سرخسی نے اسی کو ترجیح دیتے ہوئے مختار للفتویٰ کہا۔ ابن ساعاتی نے اسے عامۃ علماء (جمہور) کا قول بتایا۔ شرح مجمع میں عینی نے کہا کہ یہ ہی میرا مذہب ہے۔

نمبر۳ سنت مؤکدہ درود

نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ جس نے اس وقت درود شریف نہیں پڑھا وہ مُسِیی (گناہ گار) ہے اس نے برا کیا خلافِ سنت کیا

﴿طحاوی ص ۱۶۲﴾

نمبر۴ مستحب درود اور اس کے مقامات کثیرہ ہیں

1. جمعہ کا دن
2. جمعہ کی رات
3. عند البعض ہفتہ کا دن

Maktaba Tul Ishaat.com

۴ اتوار کا دن

۵ خمیس کا دن

۶ صبح کا وقت

۷ مغرب کا وقت

۸ مسجد میں داخل ہوتے وقت

۹ مسجد سے نکلتے وقت

۱۰ امام خطیب کیلئے جمعہ، عیدین، نکاح، عرفہ، منیٰ، استسقاء وغیرہ کے خطبوں میں۔

۱۱ وضو میں ہر ہر عضو کو دھوتے وقت

۱۲ اذان سننے کے بعد دعائے وسیلہ سے پہلے

۱۳ اقامت سنتے وقت

۱۴ دعاء کے شروع میں

۱۵ دعاء کے درمیان میں

۱۶ دعاء کے اخیر میں

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۷ نمازِ وتر میں دعائے قنوت پڑھ چکنے کے بعد رکوع میں جھکنے سے پہلے

۱۸ وعظ اور علوم دینیہ کے نشر واشاعت کے وقت

۱۹ حدیث شریف پڑھنے کی ابتدا میں

۲۰ حدیث شریف پڑھنے کے اخیر میں

۲۱ سوال اور فتویٰ لکھتے وقت

۲۲ ہر تصنیف کرنے والے کو تصنیف کا کام شریف شروع کرتے وقت

۲۳ ہر سبق پڑھنے والے کو سبق کی ابتداء کرتے وقت

۲۴ ہر پڑھانے والے کو سبق پڑھانے کی ابتداء میں

۲۵ رسالہ لکھنے والے کو رسالہ کی ابتداء میں۔

۲۶ تمام امور مہمہ کے شروع میں

۲۷ ذکر کرتے وقت

۲۸ منگنی کرتے وقت

۲۹ نکاح کرتے وقت

Maktaba Tul Ishaat.com

۳۰ نکاح کراتے وقت

۳۱ آنحضرت ﷺ کا نام مبارک لکھتے وقت

۳۲ حاجی کو جب صفا پر چڑھ کر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو

۳۳ مروہ پر چڑھ کر جب قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو

۳۴ تلبیہ سے فارغ ہو کر

۳۵ جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطی کی رمی کرنے کے بعد

۳۶ اجتماع کے وقت

۳۷ جدا ہوتے وقت

۳۸ آنحضرت ﷺ کی قبر کی زیارت کے وقت

۳۹ کان گونجنے کے وقت

۴۰ جب کوئی چیز بھول جائے

۴۱ زیارت کعبہ کے وقت

۴۲ استلام حجر کے وقت

۴۳ طواف کے وقت

۴۴ ملتزم کے پاس

Maktaba Tul Ishaat.com

۴۵ مواقف حج میں

۴۶ آثار نبوی کے مشاہدہ کرتے وقت

۴۷ آنحضرت ﷺ کے مواطن میں مثلاً مسجدِ قباء میں

۴۸ مدینہ منورہ میں

۴۹ وادیٔ بدر میں

۵۰ جبل اُحد میں

۵۱ وصیت نامہ لکھتے وقت

۵۲ ارادۂ سفر کے وقت

۵۳ سواری پر سوار ہوتے وقت

۵۴ گھر آتے وقت

۵۵ گھر سے بازار جاتے وقت

۵۶ دعوت میں آتے وقت

۵۷ دعوت سے واپس جاتے وقت

۵۸ احتیاج کے خطرہ کے وقت

۵۹ غم کے وقت

ALLAMA NILWE ISLAMIC BOOK CENTRE

۶۰ سختی کے وقت

۶۱ طاعون میں

۶۲ ڈوبنے کے خطرہ کے موقعہ پر

۶۳ جب پاؤں سو جائے

۶۴ جب بھولی ہوئی چیز یاد آجائے

۶۵ پانی پیتے وقت

۶۶ گدھے کی آواز کے وقت

۶۷ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد

۶۸ مسلمان بھائی اور دوست صاحب کو ملاقات کے بعد

۶۹ قرآن پاک کے ختم کے وقت

۷۰ حفظِ قرآن کی دعاء میں

۷۱ ہر نیک کام کی ابتداء میں

۷۲ وضو اور تیمّم کر چکنے کے بعد

۷۳ تہجدوں کے لئے سو کر اٹھنے کے وقت

۷۴ تہجد پڑھ چکنے کے بعد

Maktaba Tul Ishaat.com

۴۵ جمعہ کی نماز کے بعد

۴۶ سحری کے وقت

۴۷ جنازہ کی نماز میں

(طحطاوی ص ۱۶۲ اور ردالمحتار ص ۱/ ۳۸۳

وجذب القلوب ص ۲۴۰ وص ۲۴۱)

نمبر ۵ مکروہ درود اس کے بھی کئی مقامات ہیں

۱ نماز میں بحالتِ قیام وقرات

۲ بحالتِ رکوع

۳ بحالتِ سجود

۴ بحالتِ قومہ

۵ بحالتِ جلسہ بین السجدتین

۶ تشہد پہلے میں سوائے نوافل کے (ان مقامات پر اگرچہ آنحضرت ﷺ کا مبارک نام آجائے پھر بھی درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

۷ قرآن شریف پڑھتے وقت آنحضرت ﷺ کا نام مبارک سنیں

Maktaba Tul Ishaat.com

۸ خطبہ میں جب آپ ﷺ کا نام سنیں

۹ ضرورتِ انسانی (پیشاب، پائخانہ، جماع) کے وقت

۱۰ ذبح کے وقت

۱۱ تعجب کے وقت

۱۲ پھسلتے وقت

۱۳ چھینک آنے کے بعد ﴿ردالمحتار ص ۳۸۳۱﴾

نمبر ۶ حرام درود

۱ تاجر اگر اپنا سامان فروخت کرتے وقت درود شریف اس لئے پڑھتا ہے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ ماشاء اللہ اس نیک تاجر کا سامان بہت عمدہ ہے

۲ ہر برے اور حرام کام کے موقع پر درود شریف پڑھنا حرام ہے۔

۳ بے موقعہ درود ذکر وغیرہ (طحطاوی ص ۱۶۲)

تاجر کا کپڑا کھولنے کے وقت اس غرض سے تسبیح یا درود پڑھنا کہ خریدار کو کپڑے کی عمدگی جتانا مقصود ہو۔ یا چوکیدار جگانے کے

Maktaba Tul Ishaat.com

لئے ایسا کرے اسی طرح کسی بڑے آدمی کے آنے کے وقت اس غرض سے درود پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی اطلاع ہو جائے تو لوگ کھڑے ہو جائیں یا اس کے لئے جگہ کر دیں یہ سب مکروہ ہے۔ درمختار میں اس کو حرام کہا ہے ردالمحتار میں حرام کی تفسیر مکروہ تحریمی سے کی ہے ۔قواعد شرع کے بھی خلاف ہے۔ اور ادب کے بھی خلاف ہے کہ اغراض حسیہ کا آلہ ایسے امر شریف کو بنایا۔

درود شریف کی حکمتیں

حکمت نمبرا

جناب رسول اللہ ﷺ کے احسانات امت پر بیشمار ہیں کہ صرف تبلیغِ ماموربہ ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کی اصلاح کیلئے تدبیریں سوچیں ان کے لئے رات بھر کھڑے ہوکر دعائیں کیں، ان کے احتمالِ محرمات سے دلگیر ہوئے اور تبلیغ ماموربہ تھی لیکن تاہم اس میں واسطہ نعمت تو ہوئے۔ بہرحال آپ ﷺ محسن بھی ہیں اور واسطہ احسان بھی۔ پس اس حالت میں مقتضا فطرتِ سلیمہ کا یہ ہوتا ہے کہ ایسی ذات کے واسطے دعائیں نکلتی ہیں خصوصاً جب کہ مکافات بالمثل نہ ہو سکے اور ہمارا عاجز ہونا اس مکافاۃ سے ظاہر ہے کیونکہ ان نعماء کا افاضہ غیر نبی سے نبی پر محالات سے ہے۔ اور دعاء رحمت سے بڑھ کر کوئی دعاء نہیں۔ اور اس میں بھی رحمتِ خاصہ کاملہ کی دعاء جو کہ مفہوم ہے درود کا۔ اس لئے شریعت نے اس فطرتِ سلیمہ کے مطابق درود شریف کا امر کہیں وجوباً کہیں استحباباً فرمایا

(مواہب لدنیہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

حکمت نمبر۲

چونکہ آپ حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور محبوب کیلئے کسی خیر کی درخواست کرنا محبوب کو بوجہ اس کے کہ جس سے درخواست کی جائے وہ خود بوجہ محبت کے وہ خیر اس محبوب کو پہنچادے گا۔اس خیر کے ملنے میں اس درخواست کی حاجت ہی نہ ہو لیکن ایسی درخواست کرنا خود سبب ہوتا ہے اس درخواست کرنے والے کے تقرب کا۔پس درود شریف میں چونکہ درخواستِ رحمت ہے محبوب حق کے لئے اس لئے یہ ذریعہ ہو جائیگا خود اس شخص کو حق تعالیٰ کی رضا و قرب میسر ہونے کا ﴿مواہب لدنیہ﴾

حکمت نمبر۳

نیز اس درخواست میں اظہار ہے آپ ﷺ کے شرفِ خاص عبدیت کاملہ کا کہ رحمتِ الٰہی کی آپ کو بھی ضرورت ہے۔

حکمت نمبر۴

چونکہ آپ بشریت میں، مادیت میں، عنصریت میں امت کے ساتھ شریک ہیں اور بعض امورِ زائدہ مثلِ کثرتِ مال وغیرہ میں اوروں کے ساتھ مساوی بھی نہیں اور یہ اشتراک اور عدم مساوات

Maktaba Tul Ishaat.com

بسا اوقات منجر ہو جاتا ہے استنکاف کی طرف اعتقادِ عظمت و اتباع ملت سے جیسا اُمَمِ ضالّہ کو پیش آیا کہ بعض نے تو یوں کہا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُھُمَا لَنَا عَابِدُوْنَ اور بعض نے کہا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ کسی نے کہا لَوْ لَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ اس لئے درود شریف میں اس کا پورا علاج ہے کیونکہ اس میں دعا ہے رحمتِ خاصہ کی۔ تو اس سے استحضار ہوا اس کا کہ آپ رحمت خاصہ کے مستحق ہونے میں سب سے ممتاز ہیں تو اس اشتراک کے ساتھ اس امتیاز کو بھی تو دیکھو جس کے سامنے دوسروں کا امتیاز گرد ہے۔

نیز اس میں حکمتِ اول کے لحاظ سے استحضار ہے اس کا کہ ہم لوگ آپ کے ممنون ہیں اور عظمت و منت کا استحضار رافع ہوتا ہے استنکاف کا بالخصوص جب نام مبارک کے قبل لفظ سیدنا و مولنا وغیرہ بھی بڑھایا جائے اور نام مبارک کے بعد ایسی صفات بڑھائی جائیں جن میں تصریح ہو آپ کے جدوجہد کی اشاعتِ دین کے لئے جو اعظمِ احسانات ہے ہم پر اور اس رفعِ استنکاف سے افتقار و انکسار حادث

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگا جو کہ اعظم مقامات مقصودہ سے ہے خصوص اس محل میں جس کے
معظم ہونے کا نصوص میں اہتمام کیا گیا ہو جیسے مقبولانِ الٰہی بالخصوص
حضرات انبیاء علیہم السلام پھر حضور سرور انبیاء ﷺ کہ آپ کی طرف
افتقار کا استحضار عین مرضیٔ حق اور آپ سے اباء و استغناء بغایت
ناپسندیدہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وقال اللہ تعالیٰ
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

حکمت نمبر ۵

بعض طبائع میں غلبۂ مذاقِ توحید کے سبب، وسائط کے
ساتھ کہ ان وسائط میں انبیاء علیہم السلام بھی ہیں دل زیادہ آویختہ نہیں
ہوتا۔ گو بعد حصولِ قدرِ واجب اعتقاد و انقیادِ رسول ﷺ کی اس زیادت
کا انتفاء مضر نہیں جیسا کہ مواہب کے مقصد ۷ میں امام قشیری سے

Maktaba Tul Ishaat.com

ابو سعید خراز کی حکایت نقل کی ہے کہ انہوں نے خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو معذور رکھئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت مجھ کو آپ کی محبت میں مشغول نہیں ہونے دیتی آپ ﷺ نے فرمایا اے مبارک جو شخص حق تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ مجھی سے محبت کرتا ہے (کیونکہ یہ تو وہ جانتا ہی ہے کہ میرے ہی توسط سے یہ بات نصیب ہوئی اور اس جاننے کے بعد ممکن نہیں کہ واسطہ سے محبت نہ ہو گو التفات نہ ہو سو امر ضروری محبت ہے نہ کہ التفاتِ دائم)اور بعض نے کہا ہے کہ یہ واقعہ ایک انصاری عورت کو سرکارِ نبوی ﷺ کے ساتھ جاگتے میں پیش آیا تھا لیکن کمالِ حال یہ ہے کہ جس واسطہ کی طرف اسی واحدِ حقیقی نے التفات کرنے کو اپنی رِضا کا ذریعہ فرمایا ہے اس کی طرف التفات کرنے کو ذوقاً بھی مشاغل عن التوحید نہ سمجھے بلکہ مکملِ توحید جانے جیسا کہ کوئی اپنے معشوق کے پاس جانا چاہئے اور وہ معشوق اپنا ایک مقرب خاص اس کے پاس بھیج دے کہ اس کو اپنے ہمراہ لے آوے تو قضیہء عقل یہ ہے کہ جس قدر اپنے محبوب کی مقصودیۃ حقیقیہ اس کے دل میں بسی ہوگی اسی قدر ہر قدم پر اس

Maktaba Tul Ishaat.com

موصلِ الی المقصود کے قدم اور زبان پر اس کی توجہ ہوگی کیونکہ اس میں کمی ہونے سے خود وصول الی المقصود ہی مشکوک ہو جائے گا جس کو یہ ناگوار اور محبوب بالذات کی مقصودیۃ حقیقیہ کے خلاف سمجھے گا۔ اسی طرح جب اس عاشق کو معلوم ہوگا کہ میں جس قدر اس کا اکرام و مداراۃ کروں گا میرا محبوب اسی قدر زیادہ خوش ہوگا تو وہ اور بھی اس میں مشغول رہے گا۔ اور یہ شغل مانع عن الاشتغال بالمحبوب نہ ہوگا بلکہ اس اشتغال میں اور زیادہ معین ہوگا۔ پس جس طرح اس مثال میں جس درجہ کی مقصودیت محبوب بالذات کی اس محبّ کی نظر میں ہوگی اسی درجہ کا التفات موصل کی حرکت و سکون پر ہوگا۔ اسی طرح حضور ﷺ کی طرف جس قدر التفات ہو وہ عین علامت ہوگی واحد تعالیٰ کے ملتفت الیہ ہونے کی پس دونوں التفاتوں میں تزاحم نہ ہوا بلکہ تلازم ہوا۔ پس اس ذوقی نقص کے رفع کرنے کے لئے درود شریف مشروع ہوا۔ گویا صلوا علیہ وسلموا تسلیما میں حکم ہوا کہ اس واسطہ کی طرف توجہ بالاحترام کرنے سے ہم خوش ہوتے ہیں پس اگر کوئی ہمارا اور ہماری رضا کا طالب ہے تو اس واسطہ کی طرف توجہ بالاحترام کرے اور اس کو اشتغال

Maktaba Tul Ishaat.com

بالغیر نہ سمجھے کیونکہ اشتغال بالغیر بالمعنی الاعم منافی توحید نہیں بلکہ اشتغال بالغیر بایں معنے کہ وہ غیر حاجب ہو مقصود سے، منافیِ توحید ہے، اور جو غیر کہ خود موصل ہو، اس کی طرف توجہ کرنا تو لوازم توحید سے ہے کہ بدوں اس کے توحید ہی تک وصول نہیں ہوتا۔

درود شریف کے الفاظ

مشکوٰۃ ص ۸۶ میں ہے عبدالرحمنؒ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کعبؓ بن عجرہ نے ملاقات کی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں یعنی وہ کلام جو میں نے رسول ﷺ سے سنا میں نے کہا جی ہاں ضرور مجھے وہ تحفہ عنایت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ ہم (اصحاب) نے رسولِ خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اہل بیتِ نبوت ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجیں۔ سلام بھیجنے کی کیفیت تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھادی ہے آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

جذب القلوب ص ۲۴۳ میں ہے کہ علماء نے کہا ہے کہ یہی تمام درودوں میں سے افضل درود ہے جو نماز میں تشہد کے بعد پڑھتے ہیں اور یہی احادیث صحیحہ میں وارد ہے مخصوص کیفیات پر۔ اور سُبکیؒ نے کہا کہ جو یہ درود پڑھے گا اس نے اس طرز پر درود بھیجا جو کہ یقیناً

Maktaba Tul Ishaat.com

ماموربہ ہے اور درودِ نبوی پر اس کو یقیناً وہ ثواب ملیگا جس کا وعدہ کیا گیا اسی لئے اگر کسی نے قسم کھائی ہے کہ میں رسولِ خدا ﷺ پر سب سے افضل صلوٰۃ بھیجونگا تو یہ درود شریف پڑھنے سے عہدہ برآ ہو جائیگا۔

نماز جنازہ میں درود شریف دوسری تکبیر کے بعد جو پڑھتے ہیں جو یہی درود شریف پڑھنے کا حکم ہے چنانچہ الحرز المنیع ص ۱۰۹ و

یستحب ان یصلی فیه علی یعنی کما یصلی علیه فی التشهد

اسی طرح فتح القدیر ص ۴۵۹/۱ والبحر الرائق ص ۱۸۳/۲ میں ہے

والمراد بالصلوٰۃ الصلوٰۃ علیه فی التشهد وهو الاولیٰ

آج کل نماز جنازہ میں درود شریف میں یہ الفاظ بڑھاتے ہیں کما صلیت وسلمت وَبَارَكْتَ وتَرَحَّمْتَ وَرَحِمْتَ۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۳۹/۲ میں مُلّا علی قاری فرماتے ہیں لم يَرِدْ غَيْرُ صَحِيْحٍ یہ الفاظ کسی حدیث میں وارد نہیں بلکہ یہ الفاظ صحیح بھی نہیں ہیں

● پھر فرمایا کہ نووی نے فرمایا کہ رحمتَ وترحمتَ پڑھنا بدعت ہے بے سند ہے لا اصلَ له ● پھر فرمایا کہ رحمتَ وترحمت پڑھنا ناجائز ہے۔

مشکوٰۃ ص ۸۷ میں بحوالہ ابوداؤد حضرت ابوہریرہؓ سے

Maktaba Tul Ishaat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اسے پورے پیمانہ کے ساتھ ثواب ملے ہم اہل بیت نبوت پر درود پڑھتے وقت تو یوں کہے اللھم صلِّ علی محمد النبی الامیّ وازواجه اُمهات المئومنین وذریته و اهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انك حمیدٌ مجیدٌ۔

بخاری کی تاریخ کبیر قسم اول جلد دوم ص ۸۷ میں اور کتاب الکنٰی والاسماء للدولابی ص ۱/۱۷۳ میں حضرت امام علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت نبوت پر درود پڑھتے وقت جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے پورے پیمانے کے ساتھ پورا پورا بہت سا ثواب ملے تو اُسے یوں کہنا چاہئے اللھم اجعل صلوٰتك وبرکاتك علی محمد النبی وازواجه امهات المئومنین وذریته اهل بیته کما صلیت علی ابراهیم انك حمید مجید۔

اسی طرح اور بہت سے درود ہیں جو علماء محدثین نے انکو اپنی کتب میں جمع فرمایا اور سوائے دو تین کے سب کے شروع میں

صلّ کے الفاظ ہیں دیکھو جذب القلوب ص ۲۴۲ تا ص ۲۵۳ اور ص ۲۴۶ میں لکھا ہے کہ متقدمین و متاخرین سب علماء مصنفین کا اتفاق ہے کہ اپنی کتابوں میں ﷺ بالالتزام لکھتے ہیں جس میں غایت درجہ کا حسین اختصار بھی ہے اور مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے۔

الحرز المنیع ص ۳۸ میں ہے کہ (گو ﷺ بصیغہ ماضی کہنا بلاشبہ و بالاتفاق جائز ہے مگر) افضل الصلوٰت بصیغة الطلب لانها الواردة فی الخبر ولا یعلّمهم الاالافضل یشیر الی الوارد عقب التشهد قولوا اللهم صل علی محمد الخ یعنی سب درودوں میں سے بڑی فضیلت اسی درود کی ہے جو بصیغة طلب (امر) ہو کیونکہ یہی حدیث شریف میں آیا ہے اور آنحضرت ﷺ اسی بات کی تعلیم دیتے ہیں جو سب سے افضل ہو تو یہ اشارہ اسی درود شریف کی طرف ہے جو نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ الخ

الحرز المنیع س ۳۷ میں ہے وَالَّذِیْ رَجَّحَهٗ ابن العربی ان الثواب الوارد لمن صلّٰی علی النبی انمایحصل لمن

Maktaba Tul Ishaat.com

اللّٰهُمَّ صلّی علیه بالکیفیة المذ کورة واتفق اصحابنا انهٗ لایجزی ان یقتصر علی الخیر کَاَنْ یقولَ الصّلوٰة علی مُحَمَّدٍ اذلیس فیه اسنادُ الصَّلوٰة اِلیٰ الله یعنی ابن عربی نے اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ حدیث شریف میں نبی پاک ﷺ کو درود شریف بھیجنے والے کو جو ثواب ملنا آیا ہے وہ ثواب صرف اسی کو ملے گا جو حدیث شریف میں ذکر کئے ہوئے طریقے اور کیفیت کے مطابق درود پڑھے۔ اور اس بات پر ہمارے سب اصحاب علماء کا اتفاق ہے کہ جملہ خبریہ پر اکتفاء کرنا کافی نہیں مثلاً الصلوٰة علیٰ محمد کہنا (یا الصلوٰة والسلام علی محمد یا الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله کہنا) درود پورا نہیں ہے کیونکہ اس درود کے اندر اللہ پاک کی طرف نسبت نہیں اس لئے یہ درود نامکمل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف میں چار رکعت نماز تراویح کے بعد جو "الصلوٰة بر محمد" کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ کسی زمانہ میں الصلوٰة بر حکم اللہ کہتے تھے تو ابن امیر الحاج نے المدخل ص ۲/۲۹۴ میں اس کو محدث (بدعت) کہا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فتاوئی برہنہ ص ۱/۲۸۰ میں ہے مستحب است کہ بعد از ہر ترویحہ بنشیند بہ خاموشی یا بہ تسبیح یا بہ تہلیل۔ درود بقول اکثر باک نہ و بقولے نیکو و بہ قولے مکروہ۔ لیکن در مکارمی گفتہ کہ درود مکروہ است و تسبیح مستحب و علیہ الفتوئی یعنی ہر چار رکعت تراویح کے بعد تسبیح تہلیل تو مستحب ہے۔ لیکن درود شریف کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اچھا ہے اکثر کہتے ہیں کچھ مضایقہ نہیں بعض کہتے ہیں مکروہ لیکن مکارمی میں لکھا ہے کہ درود مکروہ ہے اور تسبیح مستحب۔ اور فتوئی اسی پر ہے۔ اسی عبارت پر حاشیہ کے میں لکھا ہے لیکن آنچہ در بعض مکان معروف است تسبیح باواز بلند یا وقت برخاستن درود برخواجہ عالم الصلوٰۃ برمحمد خوانند بدعت منہیہ ست ۱۲ اس یعنی لیکن بعض جگہوں میں بلند آواز کے ساتھ سبحان ذی الملک والملکوت الخ پڑھنے کا دستور ہے یا اٹھتے وقت درود برخواجہ عالم الصلوٰۃ برمحمد پڑھتے ہیں یہ بدعت ہے۔ اور حاشیہ ۶ میں لکھا ہے کہ اصحاب درود نہ خواندہ اند بنا برآں مکروہ است تسبیح خواندن درود پڑھنا اس لئے مکروہ ہے کہ صحابہ کرام نے درود نہیں پڑھا اس بنا پر یہ مخصوص تسبیح سبحان ذی الملک والملکوت الخ بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ بھی صحابہ نے نہیں پڑھی

Maktaba Tul Ishaat.com

درود شریف کے منقول کلمات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ

اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

❶ رواه البزار والطبرانی فی الصغیر والا وسط

عن رویفع مرفوعاً اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

والصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا

تَسْخُطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ﴿رواه احمد فی مسنده﴾

❷ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

وَ صَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

وَالْمُسْلِمٰتِ۔ ﴿رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی سعید الخدری مرفوعاً﴾

❸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

Maktaba Tul Ishaat.com

كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿رواہ البیہقی مرفوعاً عن ابن مسعود﴾

❹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿رواہ البخاری ومسلم والنسائی مرفوعاً عن کعب بن عجرۃ﴾

❺ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ ﴿رواہ مسلم﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿رواہ ابن ماجہ﴾

٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿رواہ النسائی﴾

٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿رواہ ابوداؤد﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿رواہما ابوداؤد﴾

١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعٰلَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿رواہ الترمذی وابوداؤد ومسلم عن ابی مسعود الانصاریؓ﴾

١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿رواہ النسائی وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی حمید الساعدیؓ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿رواہ مسلم﴾

۱۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿ابوداؤد عن ابی ہریرہ﴾

۱۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ مرفوعاً فی تہذیبہ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ۔ ﴿رواہ خیر وبری عن علی مرفوعاً﴾

۱۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ
بَارِكْ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

Maktaba Tul Ishaat.com

صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ ﴿رواہ مجد الائمہ ترجمانی﴾

۱۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ ۔ ﴿رواہ السنة﴾

۱۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ ۔ ﴿ح ـ س ـ ق حصن حصين﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿س۔حصن حصین﴾

۲۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ
جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَاجَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ
اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

﴿القول البدیع عن ابن ابی عاصم مرفوعاً﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

٢١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ ﴿بیہقی ب ابن مسعود﴾

٢٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ ﴿دارقطنی ابن مسعود﴾

٢٣ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ محمد كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

Maktaba Tul Ishaat.com

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ﴿احمد عن بریدہ﴾

۴۲ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﴿س۔حصن﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

سلام کے طریقے

❶ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَ الطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴿نسائی عن ابن مسعود﴾

❷ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبٰتُ الصَّلٰوٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ﴿نسائی عن ابی موسی الاشعری﴾

❸ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبٰتُ الصَّلٰوتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

Maktaba Tul Ishaat.com

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ۔ ﴿نسائی عن ابی موسی الاشعری﴾

❹ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَا تُ لِلّٰهِ
سلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاته سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴿رواہ النسائی عن عبد اللہ بن عباسؓ﴾

❺ بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
الطَّيِّبَا تُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ ﴿نسائی عن جابرؓ﴾

❻ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبٰتُ الصَّلَوٰتُ
لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

Maktaba Tul Ishaat.com

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِینَ اَشْھَدُ اَن لَّا

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ ﴿مو۔مس۔طل۔حص﴾

❼ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِیَّاتُ

الطَّیِّبٰتُ الصَّلٰوتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ

بِالْحَقِّ بَشِیرًا وَّنَذِیرًا وَّ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَا رَیْبَ فِیھَا

السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

وَاھْدِنِیْ ۔ ﴿طس حص﴾

❽ اَلتَّحِیَّاتُ اَلطَّیِّبٰتُ وَ الصَّلٰوتُ وَالْمُلْکُ

لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ

بَرَکَاتُہٗ ۔ ﴿د۔حص﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

۹ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ﴿منوطا مالك عن عبداللہ بن عمرؓ﴾

۱۰ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿منوطا مالك عن عائشہؓ﴾

۱۱ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿منوطا مالك عن عائشہؓ﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۲ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلٰوتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ ﴿طحاوی عن ابی موسی الاشعری﴾

۱۳ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلٰوتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ﴿ابوداؤد عن ابن عمرؓ﴾

۱۴ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلٰوتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﴿معدحب حص﴾

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴿مص حص﴾

Maktaba Tul Ishaat.com

اذان سے پہلے اور بعد باآواز بلند درود پڑھنا

گذشتہ تقریر سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اذان ہو چکنے کے بعد دعائے وسیلہ مانگنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دعا مخفی مانگنے کا حکم ہے اور جہراً دعا مانگنا سنت کے خلاف ہے پس نتیجہ ظاہر ہے کہ اذان کے بعد دعاء مانگنے سے پہلے درود شریف آہستہ مخفی اور دل میں پڑھنا چاہئے یہی طریقہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں تھا اور یہی طریقہ عہد صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جاری رہا بلکہ اس کے بعد بھی اسی پر عمل درآمد رہا حتی کہ مصر میں رافضیوں کی حکومت آگئی جیسے امام عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ ص ۱۱۷ میں فرمایا قال شیخنالم یکن التسلیم الذی یفعله المؤذنون فی ایام حیاته ولاالخلفاء الراشدین قال کان فی ایام الروافض بمصرَ یعنی ہمارے شیخ نے فرمایا کہ یہ مؤذن اذان کے بعد جو صلوٰۃ سلام پڑھتے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں یہ طریقہ تو آنحضرت ﷺ کے عہد میں نہ تھا اور نہ خلفائے راشدینؓ کے دور میں تھا بلکہ یہ مصر کے رافضی بادشاہوں نے جاری کیا ہے اسی طرح امام سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء ص ۴۹۸ میں اور در مختار برردمحتار ص ۱/۲۸۷ میں ہے التسليم بعد الاذان حدث في ربيع الاخر سنة سبع مائة واحدیٰ وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعه ثم بعد عشر سنين حدث في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام ربیع الآخر ۷۸۱ھ کی عشاء میں پیر کی رات کو حادث ہوا پھر جمعہ کے روز پھر دس سال کے بعد مغرب کے سوا سب نمازوں میں شروع ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں بھی شروع ہو گیا۔ اور طحطاوی ص ۱۱۴ میں ہے اول ما زيدت الصلوٰة على النبي ﷺ بعد الاذان على المنارة في زمن حاجي بن الاشرف شعبان بن حسين بن محمد بن قلاوون بامر المحتسب نجم الدين الطنبدي وذلك في شعبان سنة احدي وتسعين وسبع مائتهٖ یعنی اذان کے بعد منارہ پر صلوٰۃ علی النبی ﷺ کا اضافہ بحکم محتسب نجم الدین حاجی بن اشرف کے عہد میں

Maktaba Tul Ishaat.com

شعبان ۷۹۱ھ میں ہوا اور اس محتسب کا حال الابداع فی مضار الابتداع ص ۱۶۱ میں بحوالہ علامہ مقریزی یہ ہے فمضیٰ الی محتسب القاهرة وهو يومئذ نجم الدين محمد الطنبدی و كان شيخاً جهولاً سئى السيرة فی الحسبة والقضاء متهافت علی الدرهم ولوقادہ الی البلاء لا يحتشم من اخذ البرطيل والرشوة ولا يراعی فی مؤمن اِلّا ولا ذِمّةً قد ضرِیَ علی الاٰثام وتجسد من اكل الحرام يریٰ ان العلم ارخاء العذبة ولبس الجبة ويحسب ان رضاء الله تعالیٰ فی ضرب العباد بالدِرّة وولاية الحسبة وجهالاته شائعة وقبائح افعاله ذائعة یعنی وہ جاہل صوفی قاہرہ کے محتسب کے پاس گیا جو اس وقت نجم الدین محمد الطنبدی تھا جو ایک جاہل شیخ تھا جو قضاء اور محاسبہ میں بہت ہی بداخلاق تھا ۔ایک ایک درہم پر جان دیتا تھا اور کمینگی اور بے حیائی کا پتلہ تھا۔حرام اور رشوت لینے سے دریغ نہ کرتا تھا۔اور کسی مؤمن کی قرابت اور ذمہ کا پاس اس کو نہ تھا۔گناہوں پر بڑا حریص تھا اور اس کا جسم مالِ حرام سے پلا ہوا تھا اس کے نزدیک علم کا کمال بس دستار اور جبہ تھا۔اور یہ سمجھتا تھا

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ رضائے الٰہی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کوڑے لگانے میں ہے اور عہدہ قضاء پر برابر جمار ہنے سے ہے اس کی جہالتوں کے قصے اور اس کے گندے کام کے افسانے ملک بھر میں مشہور تھے آگے چل کر ص ۱۶۳ میں بحوالہ فتاوٰے کبرٰی لابن حجرؒ لکھا وقد استفتٰی مشایخنا وغیرھم فی الصلوٰۃ والسلام علیہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد الاذان علی الکیفیۃ التی یفعلہ المؤذنون فافتوا بان الاصل سنۃ والکیفیۃ بدعۃ یعنی ہمارے مشائخ اور دوسرے علماء سے یہ سوال کیا گیا کہ اذان کے بعد جس کیفیت سے موذن صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں کیا اس کا کوئی ثبوت ہے؟ تو ان سب نے یہ فتویٰ دیا کہ اصل درود شریف پڑھنا تو سنت ہے لیکن اس مخصوص کیفیت سے بدعت ہے

غایۃ الکلام ص ۱۲۸ میں بحوالہ فتاویٰ ذخیرۃ السالکین لکھا ہے الصَّلوٰۃ علی النبی ﷺ قبل الاذان وبعدہ من محدثات الامور التی لم یکن فی عہد رسول ﷺ والخلفاء الرشدین والتابعین وتَبَعِہِم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یعنی اذان سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا ان بدعات میں سے ہے جن کا وجود آنحضرت ﷺ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

خلفائے راشدینؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ اجمعین کے زمانہ میں نہ تھا۔

مجالس الابرار ص ۳۰۷ میں ہے کہ اہل بدعت نے اذان میں صرف راگ ہی پر اکتفاء نہیں کی بل زادوا علیھا بعض الکلمات من الصلوٰۃ والتسلیم علیٰ النبی ﷺ وان کان مشروعاً بعض الکتُب والسنۃ وکان من اکبر العبادات واَجَلِّھا لٰکن اتخاذھا عادۃً فی الاذان علی المنارۃ لم یکن مشروعاً اذلم یفعلہ احد من الصحابۃ والتابعن ولاغیر ھم من ائمۃ الدین ولیس الامران یصنع العبادات الافی مواضعھا التی وضعھا فیھا الشرع ومضی علیھا السلف بلکہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے بعض کلمات بھی اضافہ کئے ہیں اگرچہ درود شریف قرآن وسنت سے ثابت ہے اور بڑی اور عمدہ ترین عبادات میں سے ہے۔ لیکن منارہ پر اذان کے بعد اس کے پڑھنے کی عادت بنالینا مشروع نہیں کیونکہ صحابہء کرام وتابعین اور ائمہ دین میں سے کسی ایک نے ایسا نہیں کیا۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ عبادات کو ایسے مقامات پر ادا کرے جہاں شریعت نے نہیں بتائیں اور جس پر سلف صالحین رحمھم اللہ نے عمل نہیں کیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ابن امیر الحاج نے المدخل ص ۲۴۹/۲ میں کہا فالصلوٰۃ والتسلیم علی النبی ﷺ احدثوھا فی اربعة مواضع لم تکن تفعل فیھا فی عھد من مضی والخیر کلہ فی الاتباع لھم مع انھا قریبة العھد بالحدوث جدًّا وھی عند طلوع الفجر من کل لیلة وبعد اذان العشاء لیلة الجمعة یعنی ﴿اہل بدعت نے﴾ آنحضرت ﷺ پر چار مقامات پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی بدعت ایجاد کی ہے جس کا وجود گذشتہ عہد ﴿کے سلف صالحین﴾ میں نہ تھا اور خیر محض تو صرف انہی کی پیروی میں ہے۔ حالانکہ تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ یہ بدعت ایجاد ہوئی ہے ان مقامات میں سے ایک طلوعِ فجر کے وقت روزانہ اور دوسرا جمعہ کی رات کو عشاء کی اذان کے بعد الخ۔

مُلّا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ ص ۱۶۱/۲ میں لکھا ہے فمایفعله المؤذنون الآن عقب الاذان من الاعلان بالصلوٰۃ والسلام مرارًا اصله سنة والکیفیة بدعة یعنی آج کل مؤذن لوگ اذان کے بعد کئی بار صلوٰۃ وسلام کا اعلان کرتے ہیں تو اصل درود شریف پڑھنا تو سنت ہے مگر یہ کیفیت اور ہیئت کذائی بدعت ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت ص ۳۷۸/۱

میں کہا در فضیلت صلوٰۃ بر آنحضرت ﷺ کرِ انخن است لیکن چنانکہ

فرمودہ اند باید کرد ہر چیز را محلے وموطنے تعین کردہ ہماں جا باید گفت وکرد

یعنی آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت میں کس کو کلام

ہوسکتا ہے اور درود شریف کی فضیلت سب مسلمین کے ہاں مُسلم ہے

لیکن آپ ﷺ نے جس طرح حکم فرمایا ہے اسی کے مطابق کرنا چاہئے۔

آپ ﷺ نے جو جو جگہ اور جو جو مقام (درود شریف کیلئے) تعین فرمائے

ہیں انہیں انہیں مقامات پر کہنا اور کرنا چاہئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ ص ۵/۱ میں ہے۔

سوال اکثر مردماں بعد نمازِ صبح سلام علیک می کنند سنت است یا نہ؟

جواب التزام مداومتِ اور بدعت است اس سے بھی معلوم ہوا کہ

صلوٰۃ وسلام پر التزام اور مداومت بھی بدعت ہوئی۔

سوال بخاری ص ۱۱۶ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاک زمانہ

میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں اس ذکر جہر کو سن کر معلوم کر لیتا تھا کہ لوگ نماز سے

Maktaba Tul Ishaat.com

فارغ ہوگئے ہیں اسی طرح مشکوٰۃ ص ۸۸ میں ہے عن ابن عباس قال کنت اَعرِفُ انقضاء صلوٰۃ رسول ﷺ بالتکبیر نیز شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دلائل الاذکار ص ۷۹ میں ہے آنحضرت ﷺ نماز کے بعد صحابہ کرامؓ کے ساتھ بلند آواز سے تسبیح وتہلیل وذکر کرتے تھے ص ۱۱۷ ۲۱ صحیح مسلم میں بھی اسی طرح ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعد نماز ذکر جہر جائز ہے۔

جواب: بہت سی حدیثیں بخاری ومسلم شریف میں ایسی ہیں جن پر خود سائل عامل نہیں مثلاً رفع یدین کی حدیثیں۔ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کا نہ ہونا۔ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پیشاب کا کرنا وغیرہ وغیرہ اگر ان حدیثوں میں آپ تاویل کر سکتے ہیں تو اِس حدیث میں تاویل کرنے سے کونسا امر مانع ہے؟

جواب: سائل مجتہد ہے یا مُقَلّد اگر مجتہد ہے تو حنفیۃ کا دعویٰ نہ کرے اگر کہے کہ میں ابو یوسف ومحمد رحمہا اللہ کی طرح کا مجتہد ہوں تو اپنے اجتہاد کی شرطیں بتائے نیز اجتہاد کا دروازہ حسبِ تشریح صاحب ردالمختار ۴۰۰ھ سے منقطع ہے نیز آپ کا اجتہاد ائمہ کے اجتہاد سے اگر

Maktaba Tul Ishaat.com

فوقیت رکھتا ہے تو آپ کے اجتہاد کی وجہ ترجیح کیا ہے اور ائمہ اربعہ کے اجتہاد میں نقص کیا ہے

جواب نماز کے بعد باآواز بلند تکبیر کہنے کو ابنِ خرم ظاہری مستحب کہتا ہے جس کے متعلق شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں قال (ابن حزم) التقلید حرام (عقد الجید ص ۳۴) یعنی امام ابوحنیفہ وغیرہ اماموں کی تقلید کرنا حرام ہے۔ اور ائمہ متبوعین (امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک۔ امام احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ مجتہدین) سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ بلند آواز سے تکبیر کہنا اسی طرح اور ذکر کرنا مستحب اور پسندیدہ نہیں ہے (نووی بر مسلم ص ۱/۲۱۷ وفتح الباری ص ۲/۲۶۹ وحاشیہ بخاری ص ۱/۱۱۶) رہی یہ حدیث سو امام شافعیؒ نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے انه جهر وقتاً یسیرًا حتی یعلمهم صفه الذکر لاانهم جهر واداٸماً (نووی ص ۱/۲۱۷) اسی طرح حافظ ابن حجر نے فتح الباری ص ۲/۲۶۹ میں کہا

فتح الباری حمل الشافعی هٰذا الحدیث علی انهم جهروابه وقتاً یسیرا لاجل تعلیم صفة الذکر لاانهم داموا علی

Maktaba Tul Ishaat.com

الجھر بہ والمختار ان الامام والماموم یُخفیان الذکر الا اذا احتیج الی التعلیم

ترجمہ یعنی حضور ﷺ اور صحابہؓ نے تھوڑے عرصہ کیلئے بآواز بلند ذکر کیا تھا تا کہ ذکر کا طریقہ معلوم کرلیں یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے بآواز بلند ذکر کرنے پر مداومت فرمائی تھی اور پسندیدہ امر یہی ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آواز سے ذکر کریں مگر جب تعلیم کی حاجت پڑے تو اُس وقت اونچا ذکر جائز ہے۔

الحاصل یہ حدیث اس وقت کی ہے جب کہ لوگوں کو ذکر کی تعلیم دی گئی تھی گویا جہر بالذکر کی یہ حدیث منسوخ ہے۔ جس پر عمل کرنا منع ہے اسی واسطے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جھر بالتکبیر کو بدعت فرمایا ہے کما مر آنفاً۔ اگر یہ حدیث معمول بہ ہوتی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کبھی جھر بالتکبیر کو بدعت نہ کہتے ورنہ کہنا پڑے گا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ منکرِ حدیث تھے والعیاذ باللہ

جواب یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اور حضرت ابن عباسؓ نابالغ تھے جن پر نماز فرض نہ تھی بسا اوقات جماعت کے وقت اپنے قیام گاہ میں

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوتے تھے جب ایامِ تشریق میں فرضوں کا سلام پھیر کر امام اور مقتدی باآواز بلند تکبیریں پڑھتے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ تو یہ سن کر حضرت ابن عباسؓ پہچان جاتے تھے کہ اب فرض نماز تمام ہو چکی ہے اس توجیہ کے متعلق شیخ عبدالحق محدِّث دہلویؒ نے لمعات شرح مشکوٰۃ ج۳ ص ۸۸ میں لکھا ہے وھذا اوفق لمذھب الحنفیۃ فی کراھتھم الجھر بالذکر فی ماعدا ما ورد یعنی یہ توجیہ مذہب حنفی کے عین موافق ہے کہ سوائے ان مقامات کے کہ جہاں احادیث میں ذکر بالجہر وارد ہوا ہے دوسری جگہوں میں ذکر جہری کرنا مکروہ ہے ولذا لا یوجبون قضاء تکبیرات العید والتشریق یعنی اسی لئے حنفیہ تکبیراتِ عید وتشریق کی قضاء واجب نہیں جانتے

جواب۵ امام بخاریؒ نے اپنے دستور کے مطابق اس حدیث کا مطلب ص ۴۲۰ پر باب مایکرہ من رفع الصوت فی التکبیر (یعنی اس باب میں تکبیر میں اونچی آواز کی کراہت کا بیان ہے) باب منعقد فرما کر واضح فرمایا کہ معمولی جہر تھا نہ اتنا قدر جو تکلیف دِہ ہو تو یہ کراہتِ

Maktaba Tul Ishaat.com

ذکر بالجہر کراہتِ ذاتی نہیں ہے بلکہ لغیرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء ذکر بالجہر کے قائل ہیں وہ مطلقاً ذکر بالجہر کو جائز نہیں کہتے بلکہ جواز ذکرِ جہری کے لئے شروط بیان کرتے ہیں جن میں سے ایک شرط یہ ہے کہ آواز تکلیف سے نہ نکالے۔

سوال طبرانی، بیہقی اور حلیۃ الاولیاء میں ہے کہ اللہ کا اتنا ذکر کرو کہ منافق اور جاہل تمہیں مجنون اور ریاکار سمجھیں اس سے ذکر جہری ثابت ہوا۔

جواب حدیث کا صریح مفہوم ہے کثرتِ ذکر نہ کہ ذکر بالجہر لہٰذا یہ حدیث ذکر بالجہر کی دلیل میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

سوال مشکوٰۃ ص ۸۸/۱ میں بحوالہ مسلم ص ۲۱۸/۱ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کان رسول اللہ ﷺ اذا سلّم من صلوٰتہٖ یقول بصوتہ الاعلیٰ لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہُ الملک ولہُ الحمد وھو علیٰ کل شیٍٔ الخ یعنی رسول خدا ﷺ اپنی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد بآواز بلند لاالٰہ الااللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ الخ پڑھا کرتے تھے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جواب مشکوٰۃ شریف میں بَصَوْتِہٖ الْاَعْلٰی کالفظ سہوِ کاتب ہے مسلم ص ۲۱۸/۱ میں بعینہ یہی حدیث موجود ہے وہاں دیکھ لو بصوته الاعلیٰ کالفظ نہیں ہے پس اس حدیث سے بھی ذکر جہری ثابت نہیں کرسکتے۔

سوال ردالمحتار ص ۱۸۷/۱ میں عبدالوہاب شعرانی کے حوالہ سے نقل ہے کہ علماء سلف وخلف کا اجماع ہے کہ مساجد وغیر مساجد میں جماعت کامل کرذکر کرنا مستحب ہے۔

جواب اس عبارت کے ساتھ آگے یہ عبارت بھی ہے الا ان یشوش جهرهم علیٰ نائم او مصل اوقاریء اھ (ردالمحتار ص ۶۱۸/۱) مگراس وقت ذکر جہری پسندیدہ نہیں جب کہ ذکر جہری سے سونے والے یانمازی یاقرآن پڑھنے والے کوتشویش کاباعث ہو۔

الحاصل جولوگ ذکرِ جہری کے حق میں ہیں وہ مشروط ہے کئی شرائط کے ساتھ۔ان شروط کے نہوتے ہوئے وہ بھی منع کرتے ہیں۔

سوال روح البیان ص ۳۰۶/۳ وص ۳۵۲/۳ خزانہ الاسرار ص ۵ ومرقاۃ میں ہے کہ اگرریاکاری کاڈرنہ ہوتوبلندآواز سے ذکرکرناجائز

Maktaba Tul Ishaat.com

بلکہ مستحب ہے تاکہ نیند اور غفلت دور ہو الی آخرہ۔

جواب بے شک بعض علماء کے نزدیک بعض اوقات ذکر جہری جائز ہے مگر اس کے لئے وہ شرائط بھی بیان کرتے ہیں جیسے اوپر بیان ہوا اور صاحب مرقاۃ نے تو ص ۱۰/۲ میں مسجد میں ذکر جہری کو حرام بتایا ہے کما مرّ۔

سوال امام سیوطی و شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و مولنا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر بالجہر کے جواز پر کتابیں لکھی ہیں۔

جواب پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سوا ان مقامات کے جہاں ذکر کا حکم آیا ہے دوسرے مقامات میں ذکر جہری کو بدعت کہتے ہیں البتہ بعض علماء بعض اوقات میں ذکر جہری کو مستحسن قرار دیتے ہیں مگر وہ مطلقاً ذکر جہری کے حق میں نہیں وہ کچھ شرائط و قیود کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ اگر وہ شرائط ہوں تو ذکر جہری جائز ہے ورنہ منع ہے۔

سوال فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ صوفیائے کرام مسجدوں میں بلند آواز سے ذکر کیا کرتے ہیں۔

جواب میدان فتویٰ میں فقہائے کرام کا قول و فتویٰ معتبر ہوتا ہے نہ

Maktaba Tul Ishaat.com

صوفیائے کرام کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ عمل صوفیہ در حل و حرمت سند نیست ہمیں بس است کہ، ایشاں را معذور داریم اھ نیز اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں ذکر جہری کب اور کونسا کرتے تھے نماز کے بعد پڑھتے تھے یا کسی اور وقت میں درود شریف پڑھتے تھے یا کلمہ شریف یا تسبیح یا تکبیر یا کوئی اور ذکر نیز یہ عمل صحابہ کے عمل کے خلاف ہے دیکھو عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل

سوال علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب واعظ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ الآیہ پڑھے تو سامعین باآواز بلند درود شریف پڑھیں۔ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں بحوالہ خطیب بغدادی لکھا ہے کہ باآواز بلند درود شریف پڑھنا مستحب ہے نیز کتاب المورد العذب میں درود کی شان ہے

جواب قول صفوری میں یہ ذکر نہیں کہ کب اور کہاں درود شریف پڑھیں کیوں نہیں ہوسکتا کہ مسجد سے خارج وعظ نصیحت کے موقعہ پر فرمایا ہو بلکہ ہمیں یہی توجیہ کرنا ہوگی تاکہ صحابہ اور فقہاء کرام کے عمل اور فتویٰ کے خلاف نہ ہو۔ قاضی خان ص ۸۷۱ میں ہے کہ خطبہ میں

Maktaba Tul Ishaat.com

جب خطیب یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ الآیہ پڑھے تو سننے والا دل میں درود شریف پڑھ لے (زبان سے نہ پڑھے اور ہمارے مشائخ نے کہا کہ خموشی سے خطبہ سننا فرض ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بعد میں بھی پڑھا جاسکتا ہے فتاویٰ سراجیہ ص ۲۰ میں ہے کہ حسام الدین نے فرمایا ہے کہ دل میں درود پڑھ لے (زبان سے نہ پڑھے اور شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ دل میں بھی نہ پڑھے۔

اور کتاب المورد العذب غیر متداول اور غیر مشہور کتاب ہے جس کا مصنف غیر مشہور اور مجہول ہے نہ اس کے مذہب کا پتہ اور نہ اس کے عقیدہ کا علم۔ لہٰذا اس کتاب سے استدلال درست نہیں۔

اور امام نووی حنفی نہیں۔ شافعی مذہب ہے اسی طرح خطیب بغدادی ان کی کتابوں سے استدلال کرنا حنفی مذہب والوں کے لئے تو درست نہیں جب کہ دلائل واضحہ سے ثابت ہو چکا کہ امام ابوحنیفہ سوائے مقامات مخصوصہ کے ذکر جہری بدعت بتاتے ہیں۔ یہ تو ایسے ہوا کہ جیسے کوئی حنفی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا دعویٰ کر کے ابن حجر نووی، بیہقی، سیوطی اور سبکی وغیرہ شافعی مذہب کے علماء کی کتابوں میں

Maktaba Tul Ishaat.com

سے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت دکھائے اور یہ کہ اس مقتدی کی نماز ہی باطل ہے جس نے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی دوسرے یہ امام نودی خود ذکر سری کے قائل ہیں جیسے پہلے گذر چکا۔ اور کتاب الاذکار میں اپنا مسلک نہیں بتایا بلکہ خطیب بغدادی کا مسلک بتایا تو ان کے مسلک میں استحباب ہوگا۔ مگر ہمیں ان کے مسلک کے ساتھ کیا تعلق ہے ہم تو حنفی ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلّد ہیں ہم ان سے بغیر مطالبہ دلیل کے ان کی بات تسلیم کر لیتے ہیں۔ بال کی کھال نکالنا ہمارا کام نہیں ہے۔ امام جانے مسئلہ کی دلیل۔ ہم کو ان کی فہم اور اجتہاد فکر ونظر پر پورا اعتماد ہے۔

سوال ابن قیم نے جلاء الافہام ص ۳۷ میں حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن بکثرت درود شریف پڑھو کہ تم جہاں بھی ہوگے مجھے آواز پہنچ جائے گی۔

جواب اس کی سند منقطع ہے کیونکہ اس کا راوی سعید بن ابی ہلال ہے جس کی ولادت ۷۰ھ میں ہوئی (تہذیب التہذیب ص ۹۵/۴) اور یہ راوی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے اور حضرت

Maktaba Tul Ishaat.com

ابوالدرداءؓ ۳۲ھ میں وفات پا چکے تھے (اکمال ص ۵۹۴) یعنی شاگرد کی ولادت سے ۳۸ سال پہلے استاذ صاحب فوت ہو چکے تھے تو ظاہر ہے کہ سعید بن ابی ہلال نے براہ راست تو حضرت ابوالدرداءؓ سے یہ روایت نہیں سنی۔ سعید بن ابی ہلال کا استاذ جس سے یہ حدیث سنی ہے کوئی اور ہے جو مجہول ہے نہ اس کا نام معلوم نہ اس کا حال معلوم کہ ثقہ ہے یا نہ۔ عادل ہے یا نہ۔ ضابط مُتقِن ہے یا نہ تو ایسی صورت میں اس روایت کو کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے خصوصاً جب کہ اس کے معارض صحیح احادیث موجود ہوں۔

سوال دلائل الخیرات ص ۵۲ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں

جواب یہ روایت موضوع اور منگھڑت ہے نیز پہلی حدیث کی خلاف ہے۔

سوال نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان مجھے سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو عالم استغراق سے اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں

Maktaba Tul Ishaat.com

جواب اس کا بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ جب کہ فرشتوں کے ذریعے آپ تک درود شریف پہنچایا جاتا ہے تو اُس وقت عالمِ استغراق سے متوجہ ہو کر جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی مبارک روح کی توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کبھی نہیں ہوتی کیونکہ ہر آن میں عالم دنیا سے درود شریف آپ ﷺ کی طرف پہنچتا ہے کوئی آن خالی نہیں جس میں آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا جاتا ہو۔ کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ عالم برزخ میں آنحضرت ﷺ کی توجہ بجائے خدا کی طرف ہونے کے ہر وقت عالم دنیا کی طرف ہو جب کہ عالم رہتی میں رہ کر بھی آپ ﷺ اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

سوال مشکوٰۃ ص ۴۵۷ میں ہے اِنّی اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ یعنی جو غیب اور دور کی چیز تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں اور جو غیب اور دور کی بات تم نہیں سنتے وہ میں سنتا ہوں۔

جواب اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ بات سن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے (پھر اس چیز کا بیان فرماتے ہیں کہ یہ دیکھو) اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَآ اَنْ تَاِطَّ آسمان

Maktaba Tul Ishaat.com

آواز کررہا ہے (اس کی آواز میں تو سن رہا ہوں اور تم نہیں سنتے) پھر فرمایا بخدا (میں دیکھ رہا ہوں کہ) وہاں اس قدر کثیر تعداد میں فرشتے ہیں کہ چار انگل کی جگہ بھی خالی نہیں جہاں فرشتوں نے اپنی پیشانی سجدہ میں نہ رکھی ہو لِلّٰہ تعالیٰ بخدا اگر تم ان احوالِ آخرت اور قیامت کی ہولناکیاں اور عذابِ دوزخ کی سختی معلوم کرلیتے جو میں جان رہا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ اور بچھونوں پر عورتوں کے ساتھ لذت بھی نہ حاصل کرتے الخ تو مطلب یہ ہوا کہ چونکہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اس لئے بطور معجزہ کے اللہ تعالیٰ بعض اوقات مجھے کوئی چیز دکھا دیتا ہے اور کچھ سنا دیتا ہے جیسے یہ چیزیں مجھے دِکھ رہی ہیں اور یہ آوازیں مجھے سنائی دے رہی ہیں نیز آپ وحی لانے والے فرشتہ کو دیکھتے ہیں اور پاس بیٹھے ہوئے انسانوں کو نظر نہیں آتا اور آپ ﷺ اس کی وحی کی آواز سنتے ہیں اور پاس بیٹھے ہوؤں کو کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اور سوال میں درج شدہ ترجمہ قرآن وسنت وسباق وسیاق حدیث کے خلاف ہے۔

سوال علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب تو آنحضرت ﷺ کو یاد کرے اور درود عرض کرے تو نہایت

Maktaba Tul Ishaat.com

حیاواداب وتعظیم کی حالت اختیار کر۔اس لئے کہ تحقیق آپ ﷺ تجھے دیکھتے اور تیرا کلام سنتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اھ

﴿سعادت الدارین ص ۴۵۴ ومدارج النبوۃ ص ۶۲۱/۲﴾

جواب مدارج النبوۃ کی اصل عبارت یہ ہے نوعِ ثانی کہ تعلق معنوی ست بہ جنابِ محمدی وآں نیز دو قسم است اول دوام استحضارِ آں صورت بدیع المثال واگر ہستی تو کہ بتحقیق دیدہ دقتے از اوقات درخواب وتو مشرف شدہ بداں پس استحضار کن صورتے را کہ دیدہ درمنام واگرنہ دیدہ ہرگز مشرف نہ شدہ باں واستطاعت نداری کہ استحضار کُنی آں صورتِ موصوفہ بایں صفات رابعہ ذکر کن اوراد بفرست بروے ﷺ وباش درحال ذکر گویا حاضراست پیش تو درحالتِ حیات ومی بینی تو اور الخ (مدارج النبوۃ ص ۶۲۱/۲) یعنی اگر خواب میں تجھے آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی تو آپ ﷺ کا ذکر کرتے وقت اور درود شریف پڑھتے وقت تو یہ تصوّر کر کہ گویا آپ ﷺ حاضر ہیں اور گویا آپ ﷺ تیرا کلام سنتے ہیں اور آخر تک سب عبارت گویا کے نیچے ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوال سیرت حلبیہ ص۲۱۴ ونسیم الریاض ص۳/۴۹۳ وانتباہ فی سلاسل اولیاء ص۲۴ وغیرہ کے کتب میں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وغیرہ کے الفاظ سے درود شریف بزرگوں سے ثابت ہے۔اور حضرت شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ چودہ سوولیوں نے ان کلمات سے فیض پایا ہے۔جلاء الافہام ص۲۷۵ وروح البیان) اور مولانا حسین احمد مدنی شیخ الحدیث وصدر مدرس دار العلوم دیوبند (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے الشہاب الثاقب ص۶۵ میں لکھا ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنا اگرچہ بصیغہء ونداء کیوں نہ ہو مستحب ہے۔

جواب اس سے پہلے ہم بتا آئے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ سے چالیس طریقے درود شریف کے منقول ہیں جن میں سے اکثر اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے الفاظ سے شروع ہوتے ہیں اور محدثین کے اجماع سے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ بھی ثابت ہیں اور ان سب درودوں میں درود (خصوصی رحمت) بھیجنے کی نسبت براہ راست اللہ کی طرف ہے اور اس میں اختصار بھی ہے۔مع ہذا سب درودوں میں سے افضل اور شان

Maktaba Tul Ishaat.com

والا درود شریف وہی ہے جس کی تعلیم خود حضرت نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیارے اور جان نثار صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے استفسار اور درخواست پر دی تھی اور وہ وہی درود شریف ہے جس کو ایمان کے بعد افضل ترین عبادت نماز میں بحیثیت سنت مؤکدہ ہونے کے مُعیّن فرمایا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس درود سے بہتر کوئی درود نہیں نیز جس درود کی تعلیم صحابہ کرام کو دیتے ہیں آپ ﷺ بھی وہی پڑھتے ہیں اب آپ بتایئے کہ حضور اکرم ﷺ کا اپنا پسندیدہ درود اور آپ ﷺ کا افضل اُمّت کو تعلیم دیا ہوا درود اور اپنا پڑھا ہوا درود اور خیر القرون (صحابہ تابعین تبع تابعین) اور ائمہ مجتہدین (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابویوسف، امام محمد، امام زفر، امام زہری، امام ثوری وغیرہ اسی طرح، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام طحاوی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ وغیرہ محدثین کا معمول درود شریف افضل ہے یا وہ جو آپ لوگوں نے بنایا ہے اور بغیر کسی صحیح سند کے کسی غیر مشہور کتاب کے حوالہ سے بزرگوں نے بنایا ہے اور اولیاء کی طرف نسبت کیا ہے نیز درحقیقت یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

درود شریف آپ کا منتخب کردہ سلف صالحین میں نہ تھا بلکہ اہل رفض کی کتب میں بکثرت درود پایا گیا ہے دیکھو حیات القلوب و من لا یحضرہ الفقیہ و اصول کافی و فروع کافی وغیرہ۔ بعض اہل سنت نے ہی مختصر سمجھتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کیئے۔ اب بعض کے ذہن میں صیغہء خطاب دیکھتے ہوئے وہم پیدا ہوا کہ شاید یہ الفاظ درود شریف کے درست نہیں ہوں گے اس لئے علماء حق نے سوچا کہ اس خطاب کے جواز کی توجیہ صحیح بن سکتی ہے جب کہ آپ ﷺ کو حاضر ناظر ہر جگہ ہر وقت میں ہونے کا عقیدہ نہو اور عاشقانہ حالت میں نصب العین کر کے پڑھا جائے۔ اور اگر یہ توجیہ نہو تب صحیح نہو گا۔ اسی واسطے مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیوض قاسمیہ میں لکھا ہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ پڑھا جا سکتا ہے مگر آپ ﷺ کو حاضر ناظر نہ سمجھو ورنہ اسلام کیا۔ کفر ہوگا۔ اور احمد رضا خان صاحب بریلوی کے استاذ مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ ص ۲۲۹ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کہتا ہے کہ

تمہارے نام پر قربان یارسول اللہ ﷺ

فدا ہو تم پہ میری جان یارسول اللہ ﷺ

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت محمد ﷺ پر قربان ہے مراد اس کی جملہ خبر یہ ہے گو اس نے لفظ ندائیہ بولا ہے کیا ضرور ہے کہ یوں کہو کہ یہ شخص تو خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارتا ہے ہاں البتہ تم خود معنے شرک اور کفر کے لوگوں کے ذہن میں جماتے ہو یہ کہہ کر کہ لفظ "یا" نہیں ہوتا مگر واسطے حاضر کے اور خطاب نہیں کیا جاتا مگر حاضر کو۔ حالانکہ یہ قاعدہ غلط ہے

الحاصل اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا آنحضرت ﷺ نے امر اور حکم فرمایا ہے کہ دعائے وسیلہ سے پہلے پڑھو مگر عمل اس کے خلاف ہے۔ بعض تو نہ درود پڑھتے ہیں نہ دعائے وسیلہ پڑھتے ہیں اور بعض پہلے دعائے وسیلہ پڑھتے ہیں اور درود شریف بعد میں پڑھتے ہیں حالانکہ یہ سب باتیں خلافِ سنت ہیں۔ سنت طریقہ صرف یہ ہے کہ اذان کے بعد ہر شخص (اذان کہنے والا اور اذان سننے والے سب کے سب) اپنی اپنی جگہ پہلے پست آواز سے درود شریف پڑھیں پھر پست آواز سے دعائے وسیلہ (اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ

Maktaba Tul Ishaat.com

الَّذِیْ وَعَدتَّه‘ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد) پڑھے بعض لوگ دعا تو پست آواز سے مانگتے ہیں مگر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے نزدیک اس طریقہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ پھر درود پڑھتے ہیں جو حضور، صحابہ ،تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین و محدثین سے منقول نہیں حالانکہ صلوٰۃ ماثورہ (کہ جو حضرت نبی پاکؐ سے منقول ہو) کا ثواب بہت ہے۔

ردالمختار ص ۱/۱۰۱ میں ہے اَفْضَلُ الْعِبَارَاتِ عَلٰی مَا قَالَ الْمَرْزُوْقِیُّ اللھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور جذب القلوب ص ۲۴۶ میں ہے اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صلوٰۃ تشھد است

ردمختار ص ۵/۲۸۰ میں ہے قد اختار جماعة من العلماء کیفیات فی الصلوٰۃ النبی ﷺ ----اقول ومقتضیٰ کلام ائمتنا المنع من ذٰلك الافیما وردعب النبی ﷺ یعنی علماء کرام کی جماعت نے درود شریف کے طریقے اختیار فرمائے ہیں---- میں کہتا ہوں کہ ہمارے علمائے (احناف) کے کلام کا تقاضا یہ ہے کہ سوائے ان طریقوں کے جو حضور ﷺ سے مروی ہیں دوسرے طریقے منع ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

احکام القرآن لابن العربی ص ۱۵۷۲/۳ میں ہے

و الصحیح ما قالہٗ محمد بن المواّز للحدیث ان اللہ امرنا نصلّی علیك فکیف نصلّی علیك ؟ فعلّم الصلوٰۃَ ووقتھا فتعیّنا کیفیۃً ووقتا یعنی وہی بات صحیح ہے جو محمد بن الموّاز نے اس حدیث کے بیان میں فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے سو ہم کیسے پڑھیں۔ فرمایا کہ اس سوال کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں وہ درود (کا طریقہ) بھی بتایا اور اس کا وقت بھی بتایا اس لئے اب درود شریف پڑھنے کی کیفیت اور وقت حضور ﷺ کے بیان فرمادینے سے متعین ہو گئے (اب ہمیں اپنی طرف سے کچھ نہ کرنا چاہیئے)

اللہ ہم سب کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور انکے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور بدعات سے اجتناب کی توفیق دے و للہ الحمدۃ

محمد حسین غفرلہٗ

Maktaba Tul Ishaat.com